یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک

سالانہ ... ششماہی

خریداران ممالک بیرون ... ... دس شلنگ ... چھ شلنگ

عام ... ... چھ روپے ... تین روپے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب کے لئے شرط تصدیق ... چار روپے ... اڑھائی روپیہ

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائینگی +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

وکیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

جلد ۶ | امرتسر ۲۱ محرم ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۸

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۱ محرم مطابق ۲۱ مئی ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۸

سرحد کوہاٹ و علاقہ سمانہ

کی نسبت پادیئر رقمطراز ہے:- وادی میران زئی میں بمقام تراوری آزمایشاً چھاؤنی ڈالنے کے ارادہ کو ملتوی کرنے سے کسی قدر کو تعجب نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس موقعہ سے کسی صورت میں بھی موزون ثابت ہونیکی توقع نہیں ہوسکتی تھی کوہاٹ سے لیکر تھل تک جو استحکامی سرحد پر وادی کورم کے دہانہ کے متصل آخری چوکی ہے۔ سرحد پر کوئی ایسا مقام نہیں جو چھوٹی بڑی کسی وسعت کی چھاؤنی کے لئے مناسب ہو۔ اوسکی لمبی بناوٹ ایسی ہے کہ کسی چوکیوں سوار کسی بڑی فوجی اسٹیشن کا قیام وہاں کسی طرح درست نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہنگو کی سڑک سے جانب مغرب زیادہ تعداد میں فوج رکھنا عقلمندی کا فعل ہوسکتا ہے۔ مگر باین ہمہ یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سلسلہ کوہ سمانہ سے جو وادی میران زئی کے پہلو میں ہے باقاعدہ فوج کو واپس منگوا کر اوسکی جگہ سرحدی فوجی پولیس کی پلٹن رکھی جائے۔ جو خاص اسی غرض سے تیار کیجارہی ہے۔ لارڈ کرزن کی سرحدی پالیسی کا اصل اصول یہہ ہے کہ بطور قاعدہ کلیہ تمام بعیدی چوکیوں میں لیوی دستے یا سرحدی پولیس رکھی جائے۔ اور ان دستوں کو قبایلیوں کی بغاوت کے موقعہ پر فی الفور کمک پہونچا سکنے کے لئے قریب کی چھاؤنیوں میں سبکسیر کالم ہر وقت موجود رہیں۔ سمانہ کے کمکی سبکسیر کالم کے مقام اقامت کے لئے کوہاٹ کو بہت دور سمجھکر تراوری میں جو وادی میران زئی میں واقع ہے چھاؤنی ڈالنے کی تجویز کیگئی تھی۔ ۱۸۹۷ء کے واقعات سے واضح ہوچکا ہے کہ اور کزئی قبایل کیسی عجلت و سرعت سے جمع ہوکر سرحد کوہاٹ کی قلعون پر حملہ کرسکتے ہیں۔ اوس سال کے جگر گداز سفر کے اپنی ذمہ دار حکام کو فراموش نہ ہوئی ہونگے۔ اپنی اوسوقت ان چوکیوں اور قلعون میں باقاعدہ فوج موجود تھی۔ اور وہ خوب جی توڑ لڑی۔ پھر بھی سارا گرہی سنجر اور لوکہارٹ و کوگناری دونون قلعون کی حالت سخت مخدوش ہوگئی۔ یہہ درست ہے کہ ان دونون قلعون کی بعد میں بہت ترمیم و اصلاح کردیگئی ہے۔ اور وہ قبایل کے حملہ سے بآسانی محفوظ رہسکتی ہیں۔ لیکن ساتھہ ہی یہہ نمایان فرق ہوگا کہ اوسمیں صرف سرحدی پولیس فقط دو یا تین انگریز افسرون کے ماتحت مامور ہوگی۔ اور کہ اوسکی پاس دیسی فوج ایسے اسلحہ بھی نہیں ہونگے۔ بنابرین یہہ نہایت ضروری ہے کہ سرحدی قبایل کی بغاوت کیصورت میں ان قلعون کو فی الفور کمک پہونچا سکنے کا معقول انتظام پہلے سے کر رکھا جائے۔ اس تاکید کی جواب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ سمانہ کے سرحدیون سے بگاڑ کے کوئی عنوان دکھائی نہیں دیتے۔ اونکو پچھلی گوشمالی ابھی نہیں بھولی۔ اور گو یہہ باور کرنیکی زبردست وجوہات ہیں کہ اونکی پاس اسوقت پہلے سے بھی زیادہ کارتوسی بندوقین ہیں۔ لیکن اونکی انداز سے کسی طرحکا شبہہ پیدا نہیں ہوتا۔ یہہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن ساتھہ ہی یہہ بھی یقینی ہے کہ وہ ہمارے قبضہ سلسلہ سمانہ سے کبھی کامل خوشنود نہیں ہوسکتے۔ اونکی ناراضگی اوسوقت بیشک کیسقدر کم ہوجائیگی جب اس علاقہ میں باقاعدہ فوج کی جگہہ اونہی کی بھائی بندون سے تیار کیگئی پولیس مامور کیجائیگی۔ مگر سرحد پر تعصب و مذہبی پرجوشی کے سہارا فرض ہے۔ بحث صرف یہہ ہے کہ جب سمانہ کی چوکیون میں پولیس مامور ہو تو بوقت ضرورت اوسے کمک کسطرح پہونچائی جائے۔ کوہاٹ میں زیادہ فوج رکھنا اسلئے بھی نامناسب ہے کہ وہان کی صحت سال کی بعض موسمون میں اچھی نہیں رہتی۔ مناسب تجویز یہی معلوم ہوتی ہے کہ کمکی دستہ راولپنڈی میں رکھا جائے۔ وہان سے خوشحال گڈھ بذریعہ ریل صرف ۷۹ میل ہے۔ خوشحالگڈھ سے براہ کوہاٹ ہنگو تک ریلوی لائن فی الفور تیار کیجائے۔ اور جب تک خوشحالگڈھ کے متصل سندھ پر پل تیار نہ ہو۔ کشتیون کے پل سے ہی کام لیا جائے۔ اور بار برداری کا سامان کوہاٹ میں ہر وقت تیار رکھا جائے۔ +

محاربہ ٹرانسوال سے

فوجی تیاریون کے متعلق کئی اہم سوال درپیش ہوگئے ہیں۔ اس لڑائی میں جسقدر گھوڑے ضائع ہورہے ہیں۔ اوسکا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اون گھوڑوں کے علاوہ جو سواروں اور توپخانہ کے ساتھ گئے اسوقت تک ۲۷ ہزار نئے گھوڑے بھیجے جاچکے ہیں۔ اور ابھی صدائے ہل من مزید مین کوئی وقفہ نہیں پڑا۔ اس سے بے فکروں کو یہہ فکر پڑگئی ہے کہ ہندوستان کی سرحد پر کسی یورپین طاقت سے اگر لڑائی چھڑ گئی تو پھر گھوڑوں کا کیا انتظام ہوگا۔ وہان ٹرانسوال کی نسبت کسی طرح گھوڑے کم ضائع نہیں ہونگے اور ملک کی یہہ کیفیت ہے کہ امن کے وقت بھی اوس سے فقط دیسی فوج سواروں کے لئے جو کلہم چالیس رجمنٹ ہیں۔ خواہ روپیہ پانی کیطرح بہادیا جائے کافی گھوڑے بھی نہین پہونچتے اور عربستان و آسٹریلیا سے منگوانے پڑتے ہیں۔ یہہ اوس تغافل کا نتیجہ ہے۔ جو ملک میں پرورش و ترقی نسل اسپان کا شوق پیدا کرنیکی طرف سے بالعموم برتا جاتا اور برتا جارہا ہے۔ اور جسے اب تو معمولی امر سمجھا جارہا ہے لیکن جنگ کے موقعہ پر اوسکا خمیازہ بڑی طرح سے بھگتنا پڑیگا۔ ہندوستان ایسا وسیع ملک جسے براعظم کہنا زیادہ موزون ہوسکتا ہے۔ اور جسکا دارمدار زیادہ تر زراعت پر ہے۔ اور اوسکی یہہ کیفیت کہ ملکی ضروریات کے لئے بھی اوس سے گھوڑے دستیاب نہ ہوسکین کیا بہی خواہان ملک و حکومت کے لئے یہہ امر قابل افسوس نہین ؟ +

امریکہ اور ٹرکی میں

نوے ہزار ڈالر (تخمیناً تین لاکھ روپیہ) کی رقم پر تنازعہ تہا۔ امریکہ کا دعوی ہے کہ آرمینوں کے فساد میں آرمینیا کی امریکن مشنون کو اسقدر نقصان پہونچا تھا۔ بابعالی نے ثبوت مانگا کہ کیا ترکی رعایا کے ہاتھ سے یہہ نقصان پہونچے۔ بقول اخبارات امریکن سفیر نے ثبوت دیدیا کہ بلوائیوں میں جنہون نے لوٹ مار کی ترکی سپاہی بہی شامل تہے۔ یہہ رقم کوئی ایسی بڑی نہ تہی کہ بابعالی کو اوسکا ادا کرنا دشوار ہوتا۔ اصل وجہ انکار کی یہہ تہی کہ انگلستان اور فرانس نے بہی ایسے ہی مطالبے کئی لاکھ پونڈ کے کئے تہے جنکو نامنظور کر دیا گیا تھا۔ امریکہ کو اگر یہہ رقم دیدیجاتی تو اون دونوں ملکون کو بہی مکرر دعوے کرنیکا موقعہ ملجاتا۔ امریکہ نے بہی معلوم ہوتا ہے۔ پہلے کوئی زیادہ دباؤ نہ ڈالا اور جب مطالبہ کیا تو بابعالی نے اوسے بہی انکاری جواب دیا۔ اسپر امریکہ والوں نے ایسی تنگ ظرفی دکھائی کہ الامان۔ ایک امریکن قونصل تو بے حد بڑھ نکلے۔ اونہنے اپنی حکومت کو لکہا کہ ایک جنگی جہاز بھیجکر سمرنا کے چونگی خانہ پر قبضہ کرلیا جائے۔ اور جب تک رقم متدعویہ پوری نہ محاصل وصول کئے جاتے رہیں۔ کسی نے شوشہ چہوڑ دیا کہ امریکن سفیر جو رخصت پر ہے۔ اب قسطنطنیہ واپس نہیں جائیگا۔ وہ سلطان اور ٹرکی کے نام سے متنفر ہوگیا ہے۔ کہ باوجود وعدہ ایسی خفیف رقم کو ادا کرنیسے پس و پیش کیا جاتا ہے۔ کسی نے یہہ پڑہانکدی کہ علی فرخ بکستر کی سفیر امریکہ میں بہت ہردلعزیز ہیں۔ اونکو اس معاملہ کی کچہہ خبر نہ تہی۔ کیونکہ نامہ و پیام قسطنطنیہ میں ہوتا رہا۔ اس قابل سفیر کو اخبارات کے ذریعہ جب علم ہوا تو وہ امریکن وزیر کو لے۔ اور اوس سے یہہ معلوم ہونے پر کہ صورت نازک ہوگئی ہے اپنی حکومت سے رقم ادا کردینے کی استدعا کی۔ الغرض یورپین و امریکن اخبارات میں اس مضمون پر چند ہفتون تک کالم کے کالم سیاہ ہوتے رہے۔ ایک عقلمند نے لکہا کہ ایک امریکن جہاز کچہہ نہیں کرسکیگا۔ اور اگر متعدد جہاز بہیجے گئے تو اس سے یورپ ناراض ہوگا۔ ایک شریف النفس نے اپنی حکومت کو فہمائش کی کہ سلطان کا احسان ایسی جلدی فراموش ہوگیا۔ جزایر فلپاین کے متصلہ جزایر سولو کے مسلمانون نے محض سلطان المعظم کے ارشاد پر تمہاری حکومت ان جزایر پر تسلیم کی تہی۔ اگر تمنے سلطان المعظم کو ناراض کیا تو اونکا خفیف سا اشارہ تمام سولو مسلمانون کو تمہارے مقابلہ پر کھڑا کردیگا۔ فلپائن کا سر تو درد کرنکال رہے ہو یہہ نئی آفت پڑجائیگی۔ آخر اس خبر سے کہ معاملہ رفع دفع ہوگیا ہے اور سلطان نے رقم متدعویہ دینا منظور کرلیا ہے۔ تمام جوش و خروش سرد پڑگیا۔ مگر یہہ دعوی سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہہ خبر فی الحقیقت درست ہے کہ سلطان نے معاوضہ دینا مان لیا ہے۔ ممکن ہے۔ امریکہ دست بردار ہوگئی ہو۔ اور یہہ خبر خفت مٹانیکے لئے یونہی اڑادیگئی ہو +

الوالعزم پنجابی

دولت اور علم میں دوسری صوبے خواہ کسی قدر بہتر ہوں مگر انٹر پرائز اور الوالعزمی میں بقول ہمعصر سول ملٹری نیوز اہل پنجاب کا نمبر اول ہے جسمانی طاقت اور وجاہت اور قد و قامت میں پنجابی سب سے بہتر ہے وہ انڈین آرمی کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اور بلا مبالغہ پنجاب کو سپر ہند کہہ سکتے ہیں۔ مدراس۔ بمبئی۔ بنگال۔ برہما ہر ایک آرمی پنجابی سپاہی بغیر ناممکن ہے۔ ہندوستانیوں کی نسبت شکایت یہہ ہے کہ فاقہ سے مرجائینگے مگر ترک وطن نہ کرینگے۔ لیکن پنجابی پاسرحدی ایسا پست حوصلہ نہیں ہے۔ وہ افریقہ اور آسٹریلیا اور گائنا میں اور جہاں کہین معاش مل سکے شوق سے جاتا ہے۔ اور پیسہ کماکر وطن کو لاتا ہے۔ پائونیر نے ایک پنجابی مسلمان خاندان کا حال بتلایا ہے۔ کہ کوئی آدمی بیکار نہیں باپ ذیلدار ہے اسکے چار بیٹے ہیں بڑا بیٹا ریل کا ٹھیکہ دار ہے اور ۲۵۰ روپیہ ماہوار کی آمدنی رکہتا ہے۔ دوسرا بیٹا پٹواری ہے۔ تیسرا باپ کے کاروبار میں مدد دیتا ہے۔ چوتھا۔ بی۔ اے پاس نائب تحصیلدار ہے۔ مگر اور بھائیوں کو نائب تحصیلدار صاحب کی مدد کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ ۵۰ روپیہ ماہوار اسکی پوزیشن کے لئے کافی نہیں ہے۔ ذیلدار کے بہائی کا ایک بیٹا برہما کی ایک رجمنٹ میں حولدار کلرک ہے اور دوسرا اسی رجمنٹ میں حولدار تیسرا ممباسہ ریلوی پر ملازم ہے۔ چوتھا برادرزادہ کاشتکاری کرتا ہے یعنی خاندان کے گیارہ ممبروں میں سے چار گھر پر رہتے ہیں اور باقی سات روزگار کی تلاش میں دور دور تک گئے ہیں اور محکمہ سول ملٹری اور تجارت اور ملازمت ہر ایک کام میں اپنی اپنی قابلیت کے مطابق حصہ لیتے ہیں کیا ہندوستان کے اور کسی صوبے میں ایسی نظیر موجود ہے ؟ ہرگز نہیں۔ عام حالت تو یہہ ہے کہ اگر خاندان کا ایک آدمی برسر روزگار ہو تو پھر سب بیفکر ہوجاتے ہیں کیونکہ انکے چچا یا ماموں یا خالو صاحب تحصیلدار یا ڈپٹی کلکٹر ہیں اونکو کیا ضرورت ہے کہ کچہہ کام کرین اور یہی ادبار کا سبب ہے +

۴۰ سنہ کا روپیہ

چند روز ہوئے مسافران ریلوی کو بڑی تکلیف ہوتی تہی اسوجہ سے کہ ٹکٹ یا ٹوکنون کی قیمت میں ۴۰ سنہ کے روپیہ بالکل نہیں لیتے تہے۔ اسکی بابت اخبارات میں بہت شکایتین درج ہوئیں اور اب گورنمنٹ عالیہ نے خاص توجہ مبذول فرماکر ایک چٹھی منیجران ریلوے کے نام شائع کی ہے۔ حقیقت میں کوئی ممانعت نہ تہی لیکن حکام ریلوی نے احتیاطاً یہہ حکم جاری کیا تہا کہ ۴۰ سنہ کے روپیہ جب مسافر یا سوداگر دین تو بکنگ کلرک ذرا غور سے دیکہہ لیا کریں کہ روپیہ کھوٹے تو نہیں ہیں۔ ریلوی سٹاف نے ایک سرے سے نادرشاہی تعمیل شروع کردی کہ ۴۰ سنہ کے مضروب شدہ روپیہ بالکل لیے ہی نہ جائیں۔ اگر پوچھیے کہ وجہ سبب۔ علت موجب باعث۔ کیا یہہ سرکاری سکہ نہیں ہے۔ کیا یہہ بازاروں اور خزانون میں بطور جائز سکہ ملکہ معظمہ رائج نہیں تو جواب ملتا ہے کہ صاحب ہم کیا کرین حکم ہی ایسا ہے +

اس انوکھی کارروائی سے عوام الناس نے جو تکلیف اٹھائی وہ بیان سے باہر ہے۔ مگر شکر ہے کہ اب یہہ شکایت دور ہوگئی۔ گورنمنٹ عالیہ نے اپنی چٹھی میں لکہا ہے کہ اگرچہ یہہ بات بالکل مناسب اور جائز ہے کہ مصنوعی یا نقلی یا کم وزن کے روپیہ ریلوی سٹاف مسافروں سے نہ لے مگر یہہ امر سراسر موجب اعتراض ہے کہ کسی خاص سن کے مضروب شدہ روپیوں کو ناجائز قرار دیا جائے۔ اسلئے ریلوی سٹاف کو از سر نو اس بارہ میں ہدایت کی جائے تاکہ غلط فہمی نہ رہے۔ شاید عام طور پر یہہ بات معلوم نہیں ہے کہ سنہ ۴۰ سے لیکر سنہ ۱۸۶۱ء تک جسقدر روپیے سرکاری ٹکسالوں میں مضروب ہوئے ان سب پر سنہ ۴۰ ہی کا ہندسہ منقش ہے۔ یعنی جسقدر سکہ روپیوں کا ہندوستان میں رائج ہے اس میں ایک تہائی تعداد سنہ ۴۰ کے روپیون کی ہے۔ پس جبکہ ہر ایک تین روپیوں میں ایک روپیہ اس مشتبہ سال کا ہو جسکو ریلوے نے مردود کردیا ہو تو اس تکلیف کا اندازہ بخوبی سمجہہ میں آسکتا ہے۔ جو پبلک کو اب تک اٹھانی پڑی ہے +

محاربہ ٹرانسوال

فاتحانہ پیشقدمی کا سلسلہ درمیانی میدان جنگ میں ہی برابر قائم رہا۔ بلکہ اس ہفتہ میں جنرل بلر نے بہی تقریباً پوری اڑہائی مہینوں کی خاموشی

یا تیاریوں کے بعد کروٹ بدلی - اور ایسی عمدگی سے اس طویل خاموشی کی تلافی کردی جسکا مخالفین کو بھی قایل ہونا پڑیگا - مغربی میدان جنگ میں بھی ہیفکنگ کے جانباز محصورین کی عنقریب مخلصی کی امید دن بدن مضبوط ہوتی جارہی ہے - اذکوب سے اول مخلصی دلانیکی جس دستہ سے توقع ہے - وہ جنرل کیرنگٹن کا دستہ جو براہ بیرار ہوڈیسیہ گیا ہے - یا جنرل ہنٹر کی فوج نہیں جو کمبرلی سے دس پندرہ دن ہوئے روانہ ہوئی تھی - بلکہ وہ گھوڑچڑھوں کی فوج - جسکے مغربی بارکلی سے گذرنیکی خبر دو مہینے ہوئے موصول ہوئی تھی - یہ فوج لنبا چکر کاٹ کر گذشتہ ہفتہ میں راے برگ پہونچگئی - اور غالب یقین ہے کہ ہفتہ رواں کے ختم ہونے سے پہلے ہیفکنگ پہونچ جائیگی - لارڈ رابرٹس اس دوسری پیشقدمی میں بھی اسی تند و تیز سیلاب کیطرح بڑھی - جسے بوئروں کی کوئی مدافعانہ تیاری منزل مقصود تک راستہ میں کسی جگہ ایکدن کے لئے بھی نہ روک سکی - لارڈ ممدوح تقریباً ستر ہزار فوج لیکر (متعلقین فوج از قسم ٹرانسپورٹ و کمسریٹ وغیرہ علیحدہ رہی) ۳۰ - اپریل کو بلوم فونٹن سے روانہ ہوئے اور ۱۲ مئی کو ایکسو تیس میل کا فاصلہ طے اور چار دریا عبور کر کے فری سٹیٹ کی عارضی دارالخلافہ کرونسٹاڈ پر بلا مزاحمت قابض ہوگئی - راستہ میں پانچ مقامات پر غنیم سے خفیف مقابلہ ہوا - مگر جمکر لڑنے کی اوسے کہیں جرأت نہ پڑی - کیونکہ بعض موقعون پر گو اوسکی مورچال ایسی مضبوط تھی کہ سامنے سے اوسپر حملہ کرنا سخت نقصان کا موجب ہوتا - لیکن اوسکی پاس اسقدر جمعیت نہ تھی - کہ وہ اپنی مورچون کی بھی حفاظت کرتا - اور ساتھ ہی انگریزی فوج کو بازوؤن پر سے لنبا چکر کاٹ کر گذرنے دینے کے لئے کچھ جمعیت دونون طرف بھیجدیتا - برعکس ازین انگریزی فوج کی تعداد اب ہر جگہ اسقدر زیادہ ہوگئی ہے کہ وہ بویروں کے مورچوں کی سامنے بھی کافی تعداد مامور رکھکر بازوؤن پر سے باسانی معقول جمعیت کے ساتھ آگے بڑھکر بوئروں کو مورچے چھوڑ دینے پر مجبور کرسکتی ہے - اگر بویر ایسی صورت میں اپنی جگہ پر قایم رہتی تو صریح نتیجہ یہہ ہوتا کہ وہ چارون طرف سے کرد نجی کیطرح محصور ہوجاتے - لارڈ رابرٹس نے محاربہ افغانستان میں کابل سے قندہار تک ایوب خان کے مقابلہ کے لئے جو ڈبل کوچ کیا تھا - وہ اسوقت تک فوجی تاریخ میں ایک کارنمایان سمجھا جاتا رہا تھا - لیکن لارڈ رابرٹس کے اس کوچ نے اپنے پہلے کارنمایان کو بھی ماند کردیا ہے - کابل سے قندہار تک ۳۱۳ میل کا فاصلہ انہوں نے بیس دنون میں طے کیا تھا - اور یہہ ۳۰۰ میل کا ۱۲ دنون میں - مگر اول الذکر میں اونکے ساتھ فوج نسبتاً بہت تھوڑی تھی - اور یہہ ظاہر ہے کہ جسقدر جمعیت کم ہو - اوسیقدر بار برداری اور کمسریٹ کا انتظام آسان ہوتا ہے - دوم اوسمین راستہ میں کہیں غنیم سے مقابلہ نہ ہوا تھا - اور اس کوچ میں پانچ جگھ غنیم سے لڑائی کرنی پڑی - کرونسٹاڈ سے پریٹوریا ۱۷۰ میل ہے - جو مسافت اگر پیشقدمی برابر جاری رکھی جائے تو اور سولہ سترہ دنون میں طے ہوجائیگی - مگر غالب قیاس ہے کہ اس محنت شاقہ کے بعد لارڈ ممدوح پھر اپنی فوج اور اوسکی جانورونکو کچھ عرصہ ستانیکا موقعہ دینا ضروری سمجھینگے - +

نٹالی میدان جنگ میں بھی لارڈ رابرٹس کے طریق محاربہ کے مطابق عمل کیا گیا - اور اوسمیں پوری کامیابی ہوئی - ناظرین کو معلوم ہے کہ لیڈی سمتھ کا محاصرہ چھوڑکر بوئر چند میل بجانب شمال ایلانڈ نلا گیٹ کے متصل پہاڑی دروں میں مورچہ بند ہوگئی تھی - جنپر سامنے سے حملہ کرنیکی صورت میں شاید کبھی فتح نہوتی - اور نہ جنرل بلر متواتر تجربوں کے بعد ایسی غلطی کے مرتکب ہوسکتے تھے - اس طرف بھی کچھ فوج بوئر مورچون کے سامنے رہنے دیکر باقی فوجکو حکم دیا گیا کہ وہ بجانب مشرق ہلپ ماکر کیطرف سے لنبا چکر دیکر مقام ڈنڈی کو جو بوئر پوزیشن کے شمال میں یعنی عقب میں تھا جائے - بوئر کم جمعیتی کے باعث اس فوج کو راستہ میں نہ روک سکی - نتیجہ یہہ ہوا کہ جب وہ ڈنڈی کے قریب پہونچگئی تو بوئروں کو اپنی عقب کے منقطع ہوجانے کے باعث اپنی پوزیشن کو چھوڑکر پیچھے ہٹ جانا ضروری ہوگیا - اور ٹرانسوالی سرحد کے مقام رائی ہیڈ کو واپس چلے گئے - اور ڈنڈی سے نیچے کا تمام نٹالی علاقہ دشمن کے وجود سے خالی ہوگیا - وہ اگرچہ ابھی تک مثلث شکل کے انگریزی علاقہ کے شمالی زاویہ پر متصرف ہیں - لیکن اس جگھ سے بھی عنقریب اسی طرح کی مزید جناحی چال کی بدولت پیچھے ہٹ جانے پر مجبور ہوجائینگے - +

ان دونون پیش قدمیون کے دوران میں اگرچہ غنیم کو ہم کسی جگھ جانی نقصان نہیں پہونچا سکے - لیکن اخلاقی و مادی دونوں قسم کے سخت نقصان اٹھانے سے وہ محفوظ نہیں رہا - لارڈ رابرٹس کی پیشقدمی سے تقریباً کل فری سٹیٹ پر انگریزی تصرف ہوگیا ہے - اور فری سٹیٹی بالعموم ٹرانسوالیون سے جدا ہوکر گھروں کو واپس آگئے ہیں - متواتر پسپای اور فری سٹیٹون کی علیحدگی سے ٹرانسوالیوں کے حوصلے پست ہوہی رہے تھے - جنرل بلر کی کامیاب پیشقدمی سے وہ اور بھی پست ہوگئی ہونگے - اور اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ جیسا کہ مسٹر کمس بیچ وزیر مال نے بتاریخ ۱۷ مئی پرسٹل میں اپنی رائے ظاہر کی ہے لڑائی کا اختتام اب بالکل عنقریب پہونچگیا - مگر لڑائی سے مراد باقاعدہ محاربہ ہے - کیونکہ واقعات گذشتہ و قراین اور واقفکارون کے بیانات سے جہانتک قیاس ہوسکتا ہے - ٹرانسوالیون سے یہ توقع بمشکل کیجاسکتی ہے کہ وہ باقاعدہ طاقت مدافعت کے سلب ہوجانے پر چپ چاپ اطاعت تسلیم کرلینگے - یہامر متحقق ہوچکا ہے کہ ٹرانسوالی مقتولین میں کئی بوئر عورتون کی بھی لاشین ملین - جو مردانہ بھیس مین سپاہیانہ وردی پہنے شامل کارزار ہوئین - بوئر قیدیون میں بھی کئی عورتین اس لباس میں پائی گئی ہیں - جس قوم کی عورتین تک ایسی غیور بانباز اور قومی آزادی کی شیدا ہون - اوس سے مرمٹنے بغیر مطیع ہونے کی امید رکھنا غالباً درست نہیں ہوگا - ایک فرنچ انجنیر ایم لیون نے ٹرانسوال سے آخر اپریل میں فرانس واپس آکر اسیکے قریب قریب رائے ظاہر کی ہے - وہ فرنچ کارخانہ توپ سازی موسومہ کروسو کا انجنیر ہے - اور کارخانہ کیطرف سے بوئروں کو کروسو توپوں کے استعمال کا ڈہب سکھانے گیا تھا - وہ خود بھی کئی معرکون میں شریک ہوا - اور ایک بین زخمی بھی ہوا - اوسکا بیان ہے کہ "بوئروں کی جمعیت میدان جنگ میں کبھی ۳۶ یا ۴۰ ہزار سے زیادہ نہیں ہوئی - انکو اب تک چھ ہزار قتل و زخمی ہوئے ہیں - مقتولین کی تعداد صرف چھ سو ہے - چارخانہ پہلوپر کاربند ہونا بوئروں کے آداب و قواعد حرب میں داخل ہی نہیں - بلوم فونٹن کے قریب اگر انکو کوئی نمایان فتح حاصل نہ ہوئی - تو وہ لڑائی کو طول دینے کی کارروائی شروع کردینگے - وہ پریٹوریا میں بھی محصور ہونا گوارا نہیں کرینگے - گو مقام مذکور کی حفاظت کے لئے کافی توپیں موجود ہیں - وہ شمال کیطرف کو پہاڑی علاقہ میں ہٹ جائینگے - جہان انگریزی فوج شاید ہی داخل ہوسکے - وہ شہر کی حفاظت مین جانون کا نقصان کرانا کبھی منظور نہیں کرینگے - اور نہ اپنی آبادی کو انگریزی توپون کے گولون سے ضائع ہونے دینگے - لیکن پریٹوریا پر قابض اور ٹرانسوالی کے الحاق کا اعلان کردینے سے خونریزی کا خاتمہ نہیں ہوگا - انگلستان کو قیام امن کے لئے ڈیڑھ لاکھ فوج رکھنی پڑیگی - اور اسقدر فوج سے بھی دونون ریاستون میں امن قایم کرنا ناممکن محض ہوگا - بوئر کبھی تابع نہیں ہونگے" - وہان کی آب و ہوا کی نسبت اوسنے بیان کیا - کہ تھوڑی دیر چلنے سے ٹانگین شل ہوجاتی ہیں - اور وہان یورپین گھوڑے تو سال کے بعض موسمون میں اس کثرت سے مرتے ہیں - جیسے بھیڑین وبا کے پھیلجانے پر - اب موسم ختم ہوگیا ہے - لیکن ویسی ہی چارہ کی دقت لاحق ہوجائیگی - بویروں کے پست قامت مضبوط قسم گھوڑے جو کچھ ملجائے اوسی پر بسر کرسکتے ہیں - انگریز جرنیلوں کی نالایقی پر وہ اظہار تعجب کرکے انگریزی نقصانات کا اندازہ چالیس ہزار بتاتا ہے - اور بالآخر اکثر خبطیوں کے طرح وہ بھی بوئروں کی سلامتی کا کل دارومدار یورپین مداخلت پر رکھتا ہے - لیکن قیصر جرمنی کے علانیہ دوستانہ انداز سے یقین ہے کہ ابتک یہہ خبط اکثر کے دماغ سے دور ہوگیا ہوگا - ڈنمارک سے شہزادہ ویلز کی واپسی کے وقت قیصر موصوف کے اونہیں راستہ میں مقام آلٹون کے سٹیشن پر ملکر قاتل کی گولیون سے محفوظ رہنے پر مبارکباد دینے کو سب پولٹیکل اسباب پر مبنی بتاتے ہیں - قیصر کے تعلقات اپنے ماموں سے کچھ ایسے اچھے نہیں - ورنہ اس ملاقات کو تعلق قرابت داری پر محمول کرکے پولٹیکل لحاظ سے چندان وقیع نہ سمجھا جاتا - اب عام خیال یہی ہے کہ قیصر کل دنیا کو یہہ جتلانیکے لئے گئے - کہ اگرچہ جرمن قوم انگلستان کی مخالف ہے - لیکن جرمنیون کا شہنشاہ انگلستان کا سچا دوست ہے - ایک اور خبر ہے کہ قیصر نے دیگر دول کو مطلع کردیا ہے کہ وہ بحالت آب قیصرہ ہند کے حین حیات انگلستان کے برخلاف کسی قسم کی کارروائی میں شریک نہ ہونگے - اور اس دوران میں صرف اس شرط پر باقی طاقتون کو من مانی کارروائی کرنیکی اجازت دیسکینگے کہ وہ سب ملکر یورپ کی موجودہ صورت میں کسی طرح کا خلل واقع نہ ہونے دینے کی ذمہ واری اٹھائیں - یعنے بالفاظ دیگر فرانس صوبجات السیس و لورین کو فتح کرنیکی کبھی کوشش نکرنیکا

عہد کرے جسکو فرانس ہوا کے شاید روز قیامت تک منظور نہیں کریگے ۔

بوئر و غلاموں کو امریکہ میں ہی کوئی کامیابی نہیں ہوئی ۔ کالونیاں گورنمنٹ انگلستان کی مصروفیت سے فائدہ نہ اٹھا سکنے کا عزم بالجزم رکھتی ہیں ۔ البتہ دیگر اقوام میں انسان کی طبعی خاصہ حسد و رشک اور بوئر ایجیٹیشن کی اتھارٹی کی کامیابی سے انگریزی قوم کے برخلاف ایسا بغض پھیلگیا ہو کہ اگر ممالک غیر میں سوائ

مُراسلات

دفاتر سرکاری میں ناگری کا رواج

یونیورسٹی سے فارسی کا خارج ہوجانا اور دفاتر میں دیوناگری کا لازمی طور پر رائج ہونا صاف اس امر کی خبر دیتا ہے کہ اردو بیچاری گلا گھونٹ کر مار ڈالی جاویگی۔ فارسی وار دو لازم وملزوم ہیں۔ اردو نے فارسی کی گود میں پرورش پائی ہے۔ جسکی تصدیق اوسکے لٹریچر سے بخوبی ہوتی ہے۔ دوسری یہہ بات ناممکن ہے کہ ایک صوبہ میں دو زبانیں برابر جاری رہیں۔ ظاہر ہے کہ ہندی کی ترقی سے اردو کو زوال ہوگا۔ تمام غیر ممالک ہندوستان کی زبان اردو خیال کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہماری مادر مشفقہ جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا نے اس خیال سے کہ اونکو ہندوستان سے خاص الفت اور ہمدردی ہے اردو اس کہن سالی میں پڑھنا اختیار کیا۔ کئی سال سے زار روس نے بھی ہندوستان کی زبان سے واقفیت حاصل کرنے کے لیئے اپنے ایسے افسروں کو جو وسط ایشیا میں مامور ہیں حکم دیدیا ہے کہ وہ اردو سیکھیں اور اسمیں لازمی طور پر اونہیں امتحان دینا ہوتا ہے۔ ولایت میں سول سروس کے امتحان کے لیئے اردو کا امتحان پاس کرنا لازمی ہے۔ مشنری جو غیر ممالک سے ہندوستان اشاعت مذہب کے لیے آئے ہیں۔ اردو میں لازمی طور پر امتحان دیتے ہیں تاکہ زبان سے واقفیت حاصل کرکے اپنے کام کو انجام دیسکیں۔ پس امور بالا سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان میں زیادہ تر اردو مروج ہے دہلی اور لکھنو تو اسکی ٹکسال ہیں خیر دہلی تو اب پنجاب میں شمار کیجاتی ہے۔ ہمکو تو اپنے صوبہ سے مطلب ہے۔ اخبارات اور کتابوں کی اشاعت سے جو اعلے ذریعہ اظہار خیالات کے ہیں بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ خاصکر اس صوبہ کی زبان اردو ہے۔ کیونکہ اور ہزاروں قسم کی کتابوں کے علاوہ ہم ہندوؤں کی مذہبی کتابیں تک اردو میں چھپی ہوئی پاتے ہیں۔ ہندوؤں کے جتنے جلسے اور کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ سب میں اظہار خیالات کا ذریعہ یہہ بیچاری اردو ہی ہوتی ہے۔ ہندی زبان میں صرف ہندوں کی مذہبی کتابیں ہیں۔ اگرچہ پیشتر اردو میں صرف عاشقانہ مضامین لکھے جاتے تھے۔ لیکن اوسوقت بھی یہ بچہ اپنی زبان حال سے پکار رہا تھا کہ مجھ میں ہر قسم کے کام کرنے کی قابلیت اور استعداد موجود ہے۔ اگر مجھسے کام لیا جاوے۔ الغرض اسکا آفتاب اقبال چمکا یعنی برٹش گورنمنٹ کی عملداری آئی۔ جہاں گورنمنٹ کے ہمپر اور ہزارہا احسانات ہیں۔ جنکا شکریہ ہم صرف اسیطرح ادا کرسکتے ہیں۔ اگر خداوند تعالے ہمارے دلمیں کوئی زبان پیدا کردے۔ کیونکہ کام۔ زبان۔ زبان قلم کے اختیار سے تو باہر ہے۔ منجملہ انکے سب سے بڑا یہہ احسان ہے کہ اردو کی سرپرستی کیگئی۔ حکام نے رعایا کو ترغیب وتحریص دلائی۔ مضامین وکتب کی تصنیف تالیف کے لیئے انعامات مقرر کیئے گئے۔ مدرسہ قایم ہوکر اون میں داخل کیگئی۔ حتے کہ عدالتی زبان تک بنگئی۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ گورنمنٹ کو اس کوشش میں بے انتہا کامیابی ہوئی۔ اور موجودہ زبان کا دن دونی رات سوائی ترقی کرنا اسکی دلیل ہے۔ اب ایسی حالت میں کہ یہہ نونہال پودہ ثمر لانے کے قابل ہوگیا ہے۔ اور اسکے شیریں ثمار سے ہر کس وناکس مستفید ہونے لگا ہے۔ یک لخت اسکی بیخکنی کرنا کیا ناانصافی کی بات نہوگی۔ اور اون حکام ذی شان کی ارواح کو جنہوں نے اسکی پرورش میں نہایت جانفشانی اور عرقریزی سے کام لیا تھا۔ کیا صدمہ نہ پہونچیگا؟ جنکی برسوں کی محنت اور کوشش یوں خاک میں ملی جاتی ہے۔ عدالت میں ۱۸۳۷ء سے اردو رائج ہے۔ مخالفین نے کوئی ثبوت نہیں پیش کیا ہے کہ اس ۶۳ سال کے عرصہ میں اسنے کیکو مضرت پہونچائی ہو یہ کوئی مسلمانوں کی مذہبی زبان نہیں ہے۔ بلکہ مسلمان وہندو۔ حاکم ومحکوم کے اتحاد اور میل جول کی یادگار اور نمونہ ہے

اول تو مسلمان تعلیم انگریزی ہی میں بہت پیچھے ہیں۔ دوسرے یکایک ہندی کے لازمی ہوجانے سے مسلمانوں کی کسقدر حق تلفی ہوگی اور اون کو کسقدر نقصان عظیم پہونچیگا گورنمنٹ کی ملازمت کا تو دروازہ (جسکو درر رزق کہنا چاہیئے) مسلمانوں کے لیے گویا بالکل مسدود ہی ہوگیا۔ دوسرے جن مسلمانوں کے تعلقات عدالت سے ہیں اونکو کسقدر دقتیں اور صعوبتیں اوٹھانا پڑینگی۔ ہندی زبان چونکہ کوئی علمی زبان نہیں ہے لہذا ہمکو تو اسکا بھی اندیشہ ہے کہ اس سے کسیقدر مسلمانوں کے مذہب پر بھی حملہ ہوگا۔ کیونکہ تمام معمولی لیاقت کے مسلمان تو صرف اردو ہی کے ذریعہ سے اپنے مذہبی احکامات سے ماہر ہوتے ہیں۔

کیا ہم مسلمان گورنمنٹ کی وفادار اور جان نثار رعایا نہیں ہیں۔ اور کیا ہمارا گورنمنٹ پر کوئی حق نہیں ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ نے تو بخوبی ثابت کردیا ہے کہ مسلمان جیسی وفادار اور جان نثار رعایا ہونا محال ہے۔ خاصکر ایسی حالت میں کہ عیسائی فرمانروا ہو۔ کیونکہ حاکم ومحکوم دونوں اہل کتاب ہیں۔ اور مسلمانوں کو مذہبا اور شریعت تعلیم دیتی ہے کہ اہل کتاب کے ساتھ اونکو کسطرح پیش آنا چاہیئے۔ اور کیسی کیسی خصوصیات اہل کتاب کے لیئے قرآن پاک میں ہیں۔ وحدانیت کے تو دونو قایل ہیں اور اس مسئلہ میں دونو کی رائے ایک ہے۔ اختلاف صرف رسالت میں ہے قرآن شریف اور انجیل مقدس میں سیکڑوں ایسے احکامات ہیں جو بالکل یکساں ہیں۔

پس بحیثیت جان نثار اور وفادار رعایا ہونے کے ہمارا فرض ہے کہ نہایت عجز وانکسار کے ساتھ ہز آنر کی خدمت میں درخواست کریں کہ ہز آنر کا یہہ خیال صحیح نہیں ہے کہ اس صوبہ کی زبان ہندی ہے۔ ہز آنر کو اطلاع غلط ملی ہے۔ اور اس رزولیوشن کی عدالت میں رائج کردینے سے مسلمانوں کی نہایت حق تلفی ہے۔ اور یہہ کارروائی اونکے لیئے نہایت مضر ہے۔ ہز آنر کو اپنی اس وفادار اور جان نثار رعایا کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ اپنی حالت کا اظہار کرنا ہمارا فرض ہے اور اوسپر توجہ کرنا گورنمنٹ کا کام ہے۔

(نیازمند۔ شان الٰہی از مدرسۃ العلوم علیگڈھ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۰ء)

وکیل ہفتہ میں دو بار

کچھ عرصہ سے معزز اخبار وکیل کو ہفتہ میں دو بار شایع کرنے کے متعلق بعض ناظرین وکیل نے تجویز پیش کی ہے اسکی تائید میں بھی نہایت زور سے کرتا ہوں۔ امید ہے کہ تمام ناظرین وکیل اس تجویز کے مؤید ہوکر بہت جلد تجویز مذکور سے مستفید ہونے کی کوشش کرینگے۔

امور ذیل پر غور کرنے سے ہر ایک ناظر وکیل کو اوسکی اہمیت کا فوراً اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اسلیے اہم اور ضروری اخبار کی اشاعت قوم کی کم توجہی سے روزانہ نہیں ہوتی ہے تو ہفتہ میں دوبار ہی نہونا البتہ افسوسناک امر ہے۔

(۱) اخبار وکیل بلحاظ اپنی خدمات کے درحقیقت تمام عالم کے مسلمانوں کا وکیل کہلانے کا مستحق ہے۔ دنیا کے کسی گوشہ میں مسلمان موجود ہوں اونکی حقیقی خیر خواہی اور سچی ہمدردی اوس ہی کے پرزور مضامین سے ثابت ہوتی ہے۔

(۲) اوسمیں تمام عربی اخبارات سے ضروری خبریں اور اہم مضامین اقتباس ہوکر طبع ہوتے ہیں۔

(۳) اسلامی خبروں کے جلد بہم پہونچانے میں تو نظیر ہی نہیں رکھتا۔

کھانسی کا عمدہ علاج A Good Cough Medicine

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا کی عمدگی کا کیا یہہ کم ثبوت ہے کہ دواساز ہی اس دوائی کو دیگر ادویہ پر ترجیح دیکر اپنے گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ نیویارک کے محلہ وان ایٹن کا سوداگر ادویہ جے گولڈ سمتھ لکھتا ہے۔ میں چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی پانچ برس سے بیچ رہا ہوں۔ اس عرصہ میں کل خریداران نے اوسکے متعلق بہت عمدہ رائے ظاہر کی۔ میری ذاتی رائے بھی اسکی نسبت بہت اچھی ہے۔ معمولی کھانسی۔ نزلہ وزکام اور انفلوانزا سے پیدا شدہ کھانسی کیلیے میں ہمیشہ اس دوائی کو اپنے گھر میں استعمال کرتا رہا اور ہمیشہ مؤثر وفایدہ بخش پایا۔ دوا بتیے فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

(۴) اسکے گرانمایہ کالم ذاتیات کی رنجیدہ مباحث سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔

(۵) وہ ہمارے لیئے صرف خبریں ہی بہم نہیں پہونچاتا بلکہ اپنے پرزور آرٹیکلوں کے ذریعہ سے ہماری ہر طرح کی رفاہ کے متعلق ناصح مشفق کیخدمت بھی نہایت عمدگی سے انجام دیرہا ہے۔ غرض قوم کے لیئے جو اہم خدمات اخبار وکیل نے اپنے ذمہ لی ہیں اُنپر غور کرنے سے اخبار کی اشاعت کا ہفتہ بہر تک انتظار سخت ناگوار ہوتا ہے۔

دوبار کی اشاعت کی بالمقابل جو قیمت میں اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ وہ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر ملک کے دوسرے اخبارات پر نظر ڈالیجائے۔ تو اسقدر گنجیدہ اور اہم مضامین رکھنے والے اخبار مجوزہ قیمت پر ہرگز نہیں مل سکتے۔

یہ تحریک نہایت ہی مفید ہے کہ اخبار ایکدفعہ اردو اور دوسری مرتبہ فارسی میں طبع ہو۔ اسمیں کلام نہیں کہ اس صورت میں اسلامی ممالک میں اوسکی اشاعت بدرجہا بڑھ جائیگی۔ اہل ملک کو فائدہ ہوگا۔ اور اسلامی ممالک سے اکثر نامہ نگار ملجائینگے۔ جس سے اخبار کی رونق میں نمایاں اضافہ ہونیکی توقع ہے

(راقم خریدار اخبار نمبر ۱۲۷۵ - از حیدرآباد دکن)

منشی فاضل شیخ غلام محمد۔ السلام علیک۔ کرمی۔ وکیل کی خدمت میں کوتاہی نہیں ہوتی۔ استقلال سے کام کیا جاتا ہے۔ علاوہ نامہ نگاری کے ہفتہ وار چند ورق اشتہار وکیل تقسیم ہو رہے ہیں اگر دو تین صد خیر خواہان اخبار میرے طرح اخبار وکیل کو مشہور کرتے رہیں۔ تو تعداد خریداروں کی لکھوکھا تک پہونچ جاوے۔ زمانہ ماضی میں آپنے وکیل کے وسیلہ سے قومی خدمت کرنے میں ہزارہا روپیوں کا نقصان اٹھایا۔ زمانہ مستقبل میں آیندہ آپکا فایدہ ہوگا۔ تاحین حیات آپکی خدمت میں حاضر۔ گر مہینوں تک آپ کی مزاج پرسی نکروں تو میری روح کو سرد نہ سمجھیگا۔ ہمیشہ آپ کو اپنا کرمفرما سمجھتا ہوں۔

قاضی صاحب کی دعوت۔ اگر چالیس پچاس دوستان باہم ملکر جناب قاضی محمد سلیمان صاحب کی شکریہ کی دعوت کریں تو بہتر۔ اور اسموقع پر کوئی شاعر مفید قومی نظم بھی پڑہے جو بعدہ وکیل کے ایک کالم میں یا کم جگہہ میں شایع ہوسکے

کمپنی وکیل۔ اگر اخبار وکیل ایک کمپنی ہوکر چند صد یا چند ہزار حصہ داروں کو ملالے تو اخبار بلاشبہ ملک بہر میں جلد پھیلے۔ ایڈیٹران دارالسلطنت وزمانہ وغیرہ حصہ لیویں۔ ملک کے ہر شہر اور قصبہ میں حصہ دار ہوں۔ دس ہزار حصص فی حصہ ۱۵ روپے۔ ممالک غیر میں بھی حصہ دار ہوں۔ حصہ داروں کو مطبع وکیل کی کتب درسی کتب کے فروخت سے بھی فایدہ ملے۔

پژدہ تعلیمیافتگان۔ عزیزان من بمبئی چلے جاؤ انشاءاللہ وہاں آپکو عمدہ نوکری ملیگی۔ وہاں کے مسلمان مہمان نواز ہیں۔ کئی دن آپ کو مفت گوشت روٹی کھلا دینگے۔ گر بمبئی دل نہ لگا تو وہاں سے خلاصی کا کام کرتے دنیا بھر کی سیر کرو ملک ملک کی سیاحت مفت نصیب ہوگی۔ زحمت تو اوٹھاؤگے۔ لیکن خدا کی رحمت بھی ہمراہ۔ بمبئی سے ممباسہ اور زنجبار جانے کا ہمیشہ عمدہ موقع ہے

کلکتہ شاد باد اے تعلیمیافتگان کلکتہ میں روزگار بہت ہے۔ اگر وہاں کی مچھلی اور بہات ہضم نہ ہو تو مدراس اور حیدرآباد نزدیک اور لنکا اور رنگون بھی دور نہیں۔ کلکتہ سے رستہ کھلا ہے۔ ہر ایک نوآبادی کو مثلاً فی جی جزائر۔ ٹرینی ڈاڈ۔ برٹش گیانا وغیرہ۔ بہائیو اٹھو مشقیہ نظم اور بدکاری پر لعنت

پڑھو خدا تمہارا مددگار

طلائی حروف سے لکھو۔ قومی اخبارات کو ہمیشہ مذہبی بحثوں سے پاک صاف رہنا چاہیئے ۔ تو برائے وصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی۔ محمد سلیمان قاضی۔

مشاہیر اسلام کی مدح۔ جو صحاب خصوصاً قاضی محمد سلیمان صاحب کے مبارک سلسلہ مشاہیر اسلام کی مدح ہیں۔ وہ بعوض ایک عدد وکیل کی دو کاپیاں خریدیں اور مشاہیر اسلام کی سو انحمریاں تنخی سے کتر کر ایک عمدہ کتاب بنادیں۔

قاضی محمد سلیمان۔ السلام علیک۔ شاباش سوانحعمری کے سلسلہ کو برسوں تک جاری رکھیئے۔ قوم مستفید ہوگی۔ ابھی ہزارہا آپکو دعا خیر دیتے ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب۔ شیرازی نامہ نگار اور انکے صاحبزادے کو سلام شعرا۔ کو آپ لکھیں کہ اپنی قومی و اخلاقی و مذہبی نظمیں چھپوادیں وکیل اور دیگر قومی اخبارات میں۔ اگر وکیل فی بیت ایک پیسہ معاوضہ دیوے تو بہت خوب

خط و کتابت اگر خیر خواہان وکیل پرائیویٹ طور پر اپنے دوستوں کو خریداری اور صاحبان قلم کو نامہ نگاری کی ترغیب دیں تو اغلب ہے کہ فائدہ ہو۔

علاج قحط ہند۔ دو ہیں (۱) فوراً ہزارہا چھوٹے چھوٹے زراعت صنعت۔ حرفت اور تجارت کے کارخانجات کھولنا۔ حصہ دار اور منیجر صرف ہندوستانی ہوں (۲) ذیل نوآبادیوں میں ہندیوں کا کثرت سے جانا۔ جنرال۔ کشمیر۔ آسام۔ برہما۔ فی جی جزائر۔ سیلون۔ لینے لنکا۔ افریقہ۔ جزیرہ ٹرینی ڈاڈ۔ ٹاپو جمیکہ۔ برٹش گیانا۔ تعلیمیافتگان اور خصوصاً اخبار کے ناظرین و سامعین کو چاہیئے کہ سفید پوشوں اور فاقہ کشوں کو جلا وطن ہونے کی ترغیب دیویں۔

جو ایڈیٹران آجتک کسی ایڈیٹر نے مجھے مضمون نہ مانگا جسکے ارشاد کی مینے تعمیل نہ کی ہو۔ بعض اصحاب نے مضمون لیا۔ لیکن شایع نہ کیا۔ میرا قیمتی وقت تو قریباً ضایع ہوا اور خدا جانے کہ کسقدر نقصان قوم کا ہوا۔

انگریز جاگیر دیتے ہیں۔ انگریز بھی جاگیر دیتے ہیں۔ ابھی لکھوکھا جاگیر یا زمینداری برطانی کاشتکاروں کو دینے کے لیئے موجودہ جنوبی افریقہ میں خصوصاً وسیع علاقوں میں گروہ فتح ہوئے۔ اور برسوں سے ہزارہا وسیع جاگیر برطانیوں کو ملچکی ہے۔ افریقہ میں آسٹریلیہ میں نیوزیلنڈ میں۔ ہندوستانی قلی لوگوں کو بھی گر وطن نہ لوٹیں اور نوآبادیوں میں آباد ہونا منظور کریں۔ چنانچہ صدہا ہندوستانی اس شرط سے ٹرینی ڈاڈ و دیگر برطانیہ کی گرم نوآبادیوں میں بس گئے ہیں۔

مصری عرب ہند میں۔ ایک فاضل و عالم عرب شیخ عبدالحق آفندی بغرض سیاحت مصر سے حافظ عبدالرحمن کے ساتھ آئے ہیں وہ غالباً کچھ عرصہ ہندوستان میں قیام گزین رہینگے۔ امید ہے کہ عربی زبان کی تحصیل کے شایق اُن کی موجودگی سے فائدہ اُٹھانے سے دریغ نہیں کرینگے۔

وکیل کا سیاح نامہ نگار۔ حافظ عبدالرحمن امرتسری بلاشبہ ایک زبردست قومی سیاح اور نامہ نگار ہے جسکا احسان اردو قوم اور اخبارات پر بہت ہے۔ حافظ ممدوح اردو اور عربی اخبارات میں نامہ نگاری کرتے ہیں۔ مکہ معظمہ سے مغرب الاقصےٰ تک بلکہ ہر جگہہ جہاں اردو اور عربی اخبارات پڑہے جاتے ہیں۔ وہاں حافظ عبدالرحمن کا نام مشہور ہے۔ اور اسی عربی دان نے بعض گمنام ہندوستانیوں کو بھی عرب دنیا میں مشہور کردیا ہے۔ عرب شیخ عبدالحق صاحب کی خاطر داری ہند میں کرنا گویا حافظ عبدالرحمن اور دیگر ہندوستانیوں کی عزت مصر و عربستان میں بڑہانا ہے۔

عرب عبدالحق افندی۔ مرحبا بارض الہند۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ عبدالحق آفندی بہادر کو فارسی اور اردو ضرور سیکھنا چاہیئے اور قوم کو عملی گہرے سے اپنی عربی کلام کو زبانی اور تحریری مشق سے کامل کریں ولیکن عبدالحق صاحب کو ہم ہندوستان و کشمیر و افغانستان کی سیر ضرور کرادیں۔

لکھنؤ میں عرب مہمان۔ لکھنؤ اور کانپور وغیرہ میں عربی مدرسے ہیں۔ اگر ہر ایک عربی مدرسہ

Police Cholera Remedy

مقام ونٹرسٹ کے نیشنل بنک کے خزانچی مسٹر وہیڈن نے حال میں ہمیں یہ خط لکھا "میری پاس ایک بڑھئی کام کرتا تھا وہ بدہضمی و اسہال سے بیمار ہوجانے کی وجہ سے کئی دن کام نکر سکا مینے اوسے کہا کہ ایک مرتبہ مجھ بھی یہ شکایت ہوگئی تھی اور چیمبرلین کی علاج ہیضہ و بدہضمی و قولنج سے شفا ہوئی تھی۔ اوسنے میری صلاح پر عمل کرکے یہانکی دوائی فروشر سے ایک بوتل خریدی اور ایک ہی خوراک میں تندرست ہوکر اپنے کام پر آگیا"

یہہ دواشیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

ایک ہفتہ یا ایک ماہ کیواسطے حافظ عبدالکریم اور ہمارے دوست عبدالحق آفندی صاحب کی دعوت کریں تو بہتر یہ کام ہم خرما و ہم ثواب کا ضرور ہوگا۔ اور آفندی صاحب کی قرأت قرآنمجید اور عربی بات چیت سے علمائے ہند کا فایدہ بہت ہوگا۔

نواب محسن الملک کا دعوی ہے کہ مسلمانان ہند عرب ہیں۔ اب ایک عرب مصر سے اور یونیورسٹی ازہر سے ہند میں آگیا۔ اگر ایک ماہ آفندی عبدالحق علیگڈھ کی دعوت کھائیں۔ تو خالی از فایدہ نہ ہو۔

شیخ عبدالحق آفندی ازہر یونیورسٹی کا گراجویٹ۔ غالباً اگر بسرفت اخبار وکیل اس عالم سے خط و کتابت کیجاوے۔ تو خوب۔ (راقم عزیز احمد گلاسگوی)

درازی عمر کا راز

قوانین طب و احکام دین کی مطابقت۔ جسطرح ہر جاندار کی جسامت قوت اعضا کی جنبش اور فنا و تجدید کی قابلیت محدود ہے۔ اسیطرح انکی زندگی بھی محدود ہے ممکن نہیں ہو کہ زندگی اس حد سے آگے بڑھ جائے۔

انسان کی عمر فی الحقیقت ایک حد سے آگے تجاوز نہیں کر سکتی۔ کیسی ہی تدبیریں کیجائیں۔ اور کیسی ہی قواعد صحت کی پابندی کیجائے کوئی اس حد سے آگے انسان کی عمر کو نہیں بڑھا سکتا جو عمر اس حد تک ہو وہ عمر طبعی کہلاتی ہے۔ عمر طبعی طوفان نوح سے پہلے (۵۰۰) اور (۹۰۰) سال کے درمیان بیان کیگئی ہے۔ مگر کوئی علمی شہادت جسپر کامل طور سے وثوق ہو سکے موجود نہیں ہے۔ تاریخ سے عام طور پر عمر طبعی کی حد (۱۲۰) سال نکلتی ہے اہل یورپ اس زمانہ میں اسکی مقدار (۱۰۰) سال قرار دیتے ہیں۔ جن ملکوں میں افلاس یا صغر سنی کی شادی کا دستور عام ہے وہاں عمر طبعی اس سے بھی کم بیان کی جاتی ہے۔ مگر ان تمام اختلافات سے قطع نظر کر کے یہ امر تمام علماء طبعیات میں مسلم ہے کہ انسان کی زندگی غیر محدود نہیں ہے۔ بلکہ محدود ہے۔ خواہ اسکی حد (۱۰۰) سال ہو یا (۱۲۰) سال پر۔ قرآنمجید میں اسی بات کیطرف اشارہ ہے جہاں خدا فرماتا ہے اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ یعنی جب اجل (اجل طبعی) آتی ہو۔ تو زندگی نہ ایک ساعت کم ہوتی ہے نہ آگے بڑھ سکتی۔ پس اس آیت میں عمر طبعی کا بیان ہے جو قانون قدرت کی رو سے محدود اور معین ہے۔ اگر انسان عمر طبعی کو پہونچے تو اسمیں خدا کی نہیں ہوتی۔ مگر یہ بھی ناممکن ہے کہ اس سے زیادہ عرصے تک زندہ رہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بیشمار انسان عمر طبعی کو نہیں پہنچتے بلکہ بہت سے اسباب اور بہت سے حالات ایسے پیش آتے ہیں جو اسوقت سے پہلے ہی انسان کو فنا کر دیتے ہیں۔ انمیں سے بعض اسباب ناگہانی ہیں اور انکا تدارک کرنا انسان کے اختیار سے باہر ہے۔ لیکن بہت سے اسباب ایسے ہیں جنکا تدارک کرنا ممکن ہے اور اگر اچھی طرح تدارک کیا جائے تو غیر طبعی عمر سے بڑھ کر عمر طبعی کی حد تک پہنچ سکتی ہے یہی اسباب جنسے انسان عمر طبعی تک پہنچ سکتا ہے۔ اسمضمون کے پہلے نمبر میں بیان کئے گئے ہیں اور انہیں اسباب پر ہم اس دوسرے نمبر میں بحث کرینگے

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنے سے بار بار منع کیا ہے اور بیسیوں حدیثیں ہیں جنسے درازی عمر کی ترغیب پائی جاتی ہے۔ مثلاً فرمایا ہے کلما طال عمر المسلم کان له خیرا یعنی مسلمان کی عمر جسقدر دراز ہو اسیقدر اسکے لیے بہتری ہے۔ ایک حدیث ہے۔ ان اللہ یحب ابناء الثمانین یعنی خدا اسی برس کی عمر والوں کو پسند کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے۔ خیارکم اطولکم اعمارا و احسنکم اعمالا یعنی اے مسلمانو تم میں اچھے وہی ہیں جنکی عمریں دراز ہیں اور جنکے کام اچھے ہیں اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر مسلمان کو اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ اسکی عمر دراز ہو تاکہ نیک اور مفید کام کرنے کا زیادہ موقع ملے۔

زندگی کے دراز کرنے کیلیے جو امور بیان ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) روشنی (۲) حرارت (۳) آکسیجن (۴) پانی (۵) غذا (۶) نفسانی جذبات سے بچنا (۷) محنت سے بچنا (۸) کافی نیند۔ امور مذکورہ بالا سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ہمکو ایسے مکان میں رہنا چاہیئے جو صاف اور پاک ہو۔ یعنی جسمیں کافی روشنی اور حرارت اور ہوا کا گزر ہو کیونکہ کوئی مکان بغیر اسکے کہ ان امور کا لحاظ کیا جائے پاک و صاف نہیں رہ سکتا۔ پینے کے لیے صاف پانی مہیا رکھنا چاہیئے۔ غذا۔ مباشرت۔ نیند اور جسمانی یا دماغی محنت میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہیئے

اطبا نے ان امور کو زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے جو عملی اصول بتائے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہوادار اور صاف مکان میں رہو۔

(۲) صاف پانی پیو۔ اور کھانا پینے میں اعتدال کا خیال رکھو۔

(۳) زود ہضم غذا صاف برتنوں میں کھاؤ اور قدرے بھوک رہے۔ تو کھانا چھوڑ دو۔

(۴) ہر روز تازہ پانی سے غسل کرو اور پاکیزہ اور سفید کپڑے پہنو ہلکی خوشبو استعمال کرو۔

(۵) معتدل جسمانی ریاضت کرو۔ سات یا آٹھ گھنٹے سے زیادہ نہ سوؤ۔

(۶) مسکرات سے بالکل پرہیز کرو۔ عیاشی اور بدکاری سے بچو۔

(۷) محنت جسمانی ہو۔ یا دماغی۔ اعتدال کے ساتھ کرو۔

(۸) غم اور فکر کو اپنے دلمیں زیادہ راہ نہ دو اور ہر حال میں اپنے تئیں خوش رکھو۔

تمام امور متذکرہ بالا کو ہم اختصار کے ساتھ تین لفظوں میں بیان کر سکتے ہیں۔

(۱) صفائی (۲) اعتدال (۳) پرہیزگاری یہی تین لفظ ہیں جنمیں صحت اور درازی عمر کا راز چھپا ہوا ہے

اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس باب میں مذہب اسلام نے جو تمام اخلاقی تمدنی اور روحانی امور میں ہمارا رہنما ہے ہمکو کیا تعلیم دی ہے۔ مطلق صفائی کے باب میں ان احادیث پر غور کرو۔ ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة یعنی اللہ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے صاف ہے اور صفائی ہی چاہتا ہے تنظفوا بکل ما استطعتم فان اللہ تعالی بنی الاسلام علی النظافة یعنی جسطرح ہو سکے صفائی کا خیال رکھو۔ کیونکہ خدا نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے۔ الاسلام نظیف فتظفوا فانه لا یدخل الجنة الا نظیف یعنی اسلام پاکیزہ ہے۔ پس تم بھی پاکیزگی کا خیال رکھو۔ کیونکہ جو شخص پاک صاف رہتا ہے وہی جنت میں داخل ہوگا۔ اولا یحاسب به العبد طهوره یعنی سب سے پہلے جس بات کی پرسش انسان سے ہوگی وہ صفائی ہے الطهور شطر من الایمان یعنی صفائی ایمان کا جزو ہے۔

اعتدال کے لیے ذیل کی چند حدیثوں پر خیال کرو الاقتصاد جزء من خمسة وعشرین جزء من النبوة یعنی اعتدال کی عادت اختیار کرو (تاکید کے لیے تین دفعہ فرمایا) علیکم من الاعمال ما تطیقون یعنی وہ کام کرو جو کر سکتے ہو لا تشددوا علی انفسکم فیشدد علیکم یعنی تم اپنے نفسوں پر سختی نہ کرو خدا بھی تمپر سختی نہ کریگا۔

پرہیزگاری کے متعلق ان احادیث کو دیکھو اکرم الناس اتقاهم یعنی سب سے بزرگ وہی ہیں جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہیں من رزق تقی فقد رزق خیر الدنیا والآخرة یعنی جسکو خدا نے پرہیزگاری کی عادت بخشی ہے اسکو دنیا اور آخرت کی خوبیاں دیگئی ہیں۔ التقی کریم علی اللہ والفاجر شقی هین علی اللہ یعنی پرہیزگار آدمی خدا کو عزیز ہے اور بدکار خدا کے نزدیک ذلیل اور بدبخت ہے۔ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدفعہ خطبہ میں فرمایا کہ یا ایها الناس الا ان ربکم واحد الا ان اباکم واحد الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاسود علی احمر ولا احمر علی اسود الا بالتقوی یعنی اے لوگو تم سب کا خدا ایک ہے تم سب کا باپ ایک ہے عرب کے باشندے کو عجم کے باشندے پر اور سیاہ فام نسل کو سرخ فام نسل پر سوائے پرہیزگار ہونے کے کوئی ترجیح نہیں ہے۔

Balm Pain پاؤں کی موچ فی الفور درست ہوگئی۔

واشنگٹن کے اخبار گائیڈ کا ایڈیٹر جانچ کاری لکھتا ہے "ایکدفعہ میرے ٹخنہ کی موچ نکل گئی جسکی درد نے مجھے بیتاب کر دیا کئی معالجوں سے کچھ فائدہ نہ ہونے پر میں نے چیمبرلین کا پین بام (مرہم چوٹ) علاج ورم کا استعمال کیا اسکے لگانے کے ساتھ ہی درد کافور ہوگیا۔ اور تھوڑی عرصہ میں میرا ٹخنہ بالکل درست ہوگیا

یہ دوائی

شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات امرتسر سے مل سکتی ہے

یہ ایک اجمالی بیان تہا۔ اب ہم تفصیل کے ساتھ یہہ دکہانا چاہتے ہیں کہ ان تمام امور کی نسبت جو صحت اور طوالت عمر کا باعث ہیں مذہب اسلام نے کیا نصیحت کی ہے۔ سب سے اول ہم صفائی پر نظر ڈالتے ہیں مطلق صفائی کی نسبت ہم چند احادیث بطور مثال کے لکہہ چکے ہیں۔ اب ہم چند احادیث ہر چیز کی صفائی کے متعلق تمثیلاً درج کرنی چاہتے ہیں۔ اس سے پیشتر کہ ہم ان احادیث کو نقل کریں یہہ سمجہہ لینا چاہیے کہ وضو اور غسل کی وہ تمام قواعد جو حدیث کی کتابوں میں درج ہیں ان کا مقصد اعظم صفائی اور پاکیزگی ہے بدن کو صاف اور پاکیزہ رکہنے کی تاکید خاصکر احادیث سے پائی جاتی ہے۔ طہروا ہذہ الاجسام طہرکم اللہ یعنی اے مسلمانوں تم اپنے بدنوں کو پاک صاف رکہو۔ خدا بہی تمکو ہر قسم کی نجاستوں سے پاک صاف کریگا۔ مکان کی صفائی کے متعلق فرمایا۔ طہروا افنیتکم و ان الیہود لا تطہر افنیتہا۔ یعنی اے مسلمانوں تم اپنے مکانوں کے صحنوں کو پاک صاف رکہو۔ دیکہو یہودی اپنے مکانوں کو صاف نہیں رکہتے۔ یہہ حدیث دوسرے الفاظ میں اسطرح روایت کیگئی ہے، طیبوا ساحاتکم فان انتن الساحات ساحات الیہود یعنی تم اپنے گہروں کی انگن صاف اور پاکیزہ رکہو۔ دیکہو یہودیوں کے مکان سب مکانوں سے زیادہ گندے اور کثیف ہوتے ہیں جناب امیر علیہ السلام نے ایکدفعہ کچہہ لوگوں سے جو اپنے مکانوں کو گندہ اور کثیف رکہتے تہے خطاب کرکے فرمایا مالکم لا تنظفون عذراتکم۔ یعنی اے لوگو تمہاری کیسی بری عادت ہے کہ تم اپنے گہروں کو پاک صاف نہیں رکہتے۔ ایک حدیث میں ہے۔ ترفع البرکۃ من البیت اذا کانت فیہ الکناسۃ یعنی برکت اسمکان سے اٹہہ جاتی ہے جسمیں کوڑا اور کثافت ہو۔ کہانے کی صفائی اور پاکیزگی کے متعلق آنحضرت فرماتے ہیں۔ طہور الطعام یزید فی الطعام والدین والرزق یعنی کہانے کی صفائی اور پاکیزگی سے کہانے میں۔ دین میں اور روزی میں ترقی ہوتی ہے۔ کہانے سے پہلے اور اسکے بعد ہاتہہ منہہ دہونے اور صاف کرنے کے متعلق ان احادیث پر غور کرو۔ الوضوء قبل الطعام وبعدہ ینفی الفقر یعنے کہانے سے پہلے اور اسکے بعد منہہ دہونے سے افلاس دور ہوتا ہے سعۃ الرزق الوضوء قبل الطعام وبعدہ یعنی کہانے سے پہلے اور اسکے بعد ہاتہہ موںہہ دہونے سے رزق میں وسعت ہوتی ہے برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ یعنے کہانے سے پہلے اور اسکے بعد ہاتہہ منہہ دہونے سے کہانے میں برکت ہوتی ہے۔ من احب ان یکثر اللہ خیر بیتہ فلیتوضأ اذا حضر غداءہ واذا رفع یعنی جو آدمی چاہتا ہے کہ خدا اسکے گہر میں بہت سی برکتیں نازل کرے۔ اسکو چاہیے کہ جب کہانا آئے اور جب کہانا اٹہایا جائے ہاتہہ موںہہ ضرور دہوئے۔ (باقی آئندہ) ازمعارف

عظیم آباد پر حسرت

عرفی چہ نشستی کہ یاراں رفتند ٭ ماندی تو پیادہ و سواراں رفتند
از خود چہ فتادی چو نمرداں برخیز ٭ غافل منشیں کہ ہوشیاراں رفتند

افسوس صد افسوس کہ عظیم آباد نے ابہی تک اسلامی ضرورتوں کو نہیں سمجہا جسکی وجہ سے عظیم آباد کی ناسمجہہ بے علم ہونے پر تعجب ہے۔ کیونکہ اسکو ہر شخص جسکو تہوڑا حصہ عقل و فہم کا ہوگا وہ انصافاً تسلیم کریگا کہ عظیم آباد میں زیادہ تعداد آبادی کی رؤسا تجار کاشتکار اہل حرفہ کی ہے۔ مگر شروع سے اسوقت تک اگر انصافاً دیکہا جائے تو عظیم آباد نے اسوقت تک کوئی اسلامی قومی کاموں کو انجام نہیں کیا۔ حالانکہ عظیم آباد کی مالی حیثیت یہ نسبت اور شہروں کے بہت زیادہ ہے۔ مگر اس اسلامی قومی کاموں میں عظیم آباد از حد پست ہمت ہے۔ یا یہہ کہیں کہ اسکی صلاحیت نہیں ہے۔ یا یہہ کہیں کہ اسلامی امور سے دلچسپی نہیں ہے۔ یا یہہ کہیں کہ اسلامی امور چنداں مفید نہیں ہے۔ غرضکہ ان سب وجہوں سے عظیم آباد نے اور شہروں سے اسلامی کاموں میں پیچہے ہٹا ہوا ہے۔ بلکہ روز بروز اسقدر ہٹتا ہوا چلا جاتا ہے کہ اسلام کا جہنڈا نصب کرنیوالا بہی کوئی نظر نہیں آئیگا۔ کیونکہ موجودہ حالت میں جب اسلامی کاموں کی یہہ حالت ہو رہی ہے۔ تو آئندہ کا خدا ہی حافظ ہے عظیم آباد کشمیری ہے اور اسکی آبادی آٹہہ میل سے کم نہیں ہے۔ اور ہر محلہ میں خدا کے فضل و کرم سے کثرت سے امرا رہتے ہیں۔ مگر اسوقت تک کوئی مدرسہ مثل دیوبند۔ کان پور۔ لکہنو۔ آرہ شاہ آباد وغیرہ کے قایم نہیں ہوا۔ اور نہ اسوقت تک کسی کو خیال ہوا۔ حالانکہ ایک دولتمند مدرسہ کے خرچ کے پوری کفیل ہو سکتے ہیں۔ مگر اسلامی ہمت سے اسقدر پیچہے ہٹے جاتے ہیں۔ جس سے عظیم آباد کی حالت پر آٹہہ آٹہہ آنسو رونا ہوتا ہے اور یہہ خیال ہوتا ہے کہ ایک وہ زمانہ تہا کہ اسی عظیم آباد میں غیر غیر شہروں اور قصبوں اور اطراف جوانب کے طلبا ہر فن اور ہر علوم کو حاصل کرتے یہانتک کہ فضیلت کی پگڑی باندہ کر مدرسہ سے نکلتے تہے۔ اور اب ایک یہہ زمانہ آگیا۔ کہ کوئی نماز جنازہ۔ نکاح عقد پڑہانا۔ اسلام کے ارکان بتانے کو نہیں ملتا ہے۔ جس شہر کی یہہ حالت ہو وہاں اسلام کو کیا ترقی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اصل اسکی وجہ کیا ہے۔ چونکہ علم نہیں ہے۔ اگر علم ہوتا تو علم اور اسلام کی قدر ہوتی۔ کیونکہ علم ہی سے ہر نیک اور بد کو پہچان سکتا ہے۔ اور جسکو علم نہیں اوسکو حرام حلال نیک بد کی تمیز کیونکر ہو سکتی ہے۔ وہی حالت عظیم آباد کی ہے کہ یہہ شہر بوجہ بے علم ہونے کے اسلامی ضرورت کو کچہہ نہیں سمجہتا ہے۔ اسی وجہ سے عظیم آباد کی مالی حالت خراب ہو گئی۔ مگر ہنوز روز اول ہے۔ ؎ شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی ٭ دراں دیار کہ زادی ہنوز آنجائی ٭ مگر اسکا بہولے سے بہی خیال نہیں کرتے ہیں جو زمانہ لگاتا ہے گو لاکہہ ٹہوکر ٭ نصیحت نہیں کارگر انکو ہوتی ٭ گرے ہیں تو گرتے ہی جاتے ہیں نیچے ٭۔

اسمیں شک نہیں کہ پہلے مجکو بڑا صدمہ تہا کہ آجتک اسلامی جلسہ یعنے سالانہ جلسہ ندوۃ العلما کا عظیم آباد میں کیوں نہیں ہوا۔ اور اسکی ندامت صرف مجہکو نہیں تہی۔ بلکہ کل باشندۂ عظیم آباد کو۔ کیونکہ چوتھے جلسہ کی دعوت باضابطہ گویا عظیم آباد کیطرف سے ہو چکی تہی۔ مگر نہ معلوم کہ کیا افتاد ہوا کہ چوتھا جلسہ نہ ہوا۔ پہر یہہ خیال ہوا کہ پانچواں جلسہ ضرور ضرور عظیم آباد میں ہوگا۔ وہ بہی خیال یونہی گذر گیا۔ غرضکہ چھٹے جلسہ تک تو کسیقدر خیال رہا۔ مگر ساتویں جلسہ کے بارے میں تو بالکل ہی مایوسی تہی۔ مگر عظیم آباد میں سوڈاواٹری جوش یکایک ہوا کہ ندوۃ العلما کی ہر چہار طرف صدا بلند ہوئی۔ اور لڑکے بوڑہے کی زبان پر ندوہ ہی ندوہ جاری تہا۔ میں نے خیال کیا۔ یہہ کچہہ بہی نہیں ہے۔ عظیم آباد میں ہمیشہ ایسا ہوتے ہی آتا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں ہے جلسہ کا ہونا امر محال ہے۔ ایک انجمن کا مکان طیار نہ ہو سکا۔ اور ندوہ کا جلسہ یہہ سب خیالی پلاؤ تہا۔ عظیم آباد اور ندوہ کا جلسہ؟ چار آدمی ملکر معین الندوہ کی سکرٹری صدر انجمن نائب سکرٹری ہو گئی۔ پہر کیا ہے ندوہ آگیا؟ اخباروں میں اسی ذریعہ سے شہرت تو ہو گئی۔

عظیم آباد کو علم دین حاصل کرنے کی ایسی شدید ضرورت ہے جسطرح پیاسے کو آب شیریں کی۔ اور اسی وجہ سے عظیم آباد اسلامی امورات میں کوسوں دور ہے۔ اور سود خواری زناکاری مقدمہ سازی وغیرہ میں اول نمبر ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ اب بہی عظیم آباد کے باشندے غیرت سے کام لیکر اسلامی کاموں کی سیڑہی پر اگر اول قدم رکہیں۔ اور وعدہ ایفا کا ضرور خیال رکہیں۔ تو میری رائے ہے کہ جو بدنما داغ عظیم آباد پر ہے اوسکو امرا تجار عظیم آباد کے جلد مٹا دیں۔ اور ندوہ کے سالانہ جلسہ کو اوائل اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء میں ضرور بالضرور نان وقلیہ پر ٹال دیں۔ کیونکہ کوئی زیادہ خرچ تو نہیں ہوگا۔ آجکل مولویوں کا اور علماؤں کا کہلانا آسان اور منتفع بہ ہوتا ہے۔ (راقم سید محمد علی پہلواڑوی)

اورنگ زیب اسمیں اورنگ زیب کی اصلی عادات اوضاع و اطوار کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے۔ ملک کیحالت کو لحاظ سے جو برتاؤ ہندو مسلمانوں کے ساتہہ کیا ہے۔ اسکی اصلیت کو بڑی خوبی سے تحریر کیا ہے۔ عام فتوحات اور اوسکے بواعث و محاصل ملکی اور اونکے مصارف۔ سول و ملٹری حکام کی تقرری و برطرفی امور جزیہ کا بادشاہ کی نگرانی یہہ سب امور ایسی جامعیت سے لکہے ہیں جو ایک تاریخ نویس کا حق ہے۔ اورنگ زیب کے واقعی حالات سے صحیح نتایج کے اخراجات اور اس متقی بادشاہ کو متعصب عیسائیوں کے اعتراضات سے مبرا ثابت کرنے میں مصنف نے اپنی اعلے درجہ کی قابلیت اور لیاقت کا نمونہ دکہایا ہے خط واضح چہپائی صاف کاغذ عمدہ

اور اسپر قیمت صرف عصہ

ذکر رحمانی اس کتاب میں سوانحعمری مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب و فضیلت روزہ و نماز و طریقہ استخارہ و عمدہ عمدہ وظایف مطابق ایام ہفتہ کے درج ہیں۔ زیادہ تعریف کرنی لاحاصل ہے آپ منگا کر ملاحظہ فرمائیے قیمت عصہ

مختلف خبرین

شاہ سیام نے نواب وائسراے کو قحط زدگان کی امداد کے لئے پانچ ہزار روپیہ ارسال کیا ہے۔ نواب ممدوح نے بھی اور چار ہزار روپیہ قحط فنڈ کو عطا کیا ہے۔ جس سے اونکی عطیہ کی مقدار ۱۵ ہزار روپیہ ہوگئی ہے۔ کئی دنوں سے ابر محیط آسمان ہے۔ کبھی کبھی نقاطر بھی ہوجاتا ہے۔ اس قبل از وقت بارش سے نہری علاقوں میں درو شدہ فصل کے خراب ہوجانیکا بھی اندیشہ نہیں۔ بلکہ خوف ہے کہ کہیں جیسا کہ ایسی صورتوں میں عموماً ہوتا ہے۔ ساون سوکھا ہی نہ گذرے۔ بہر ہمایں کثرت بارش سے کئی گاؤں مسمار اور ریلوے لائن کا کچھ حصہ خراب ہوگیا ہے +

کشمیر کی سیاحت کا شوق شکر ہے کہ دیسیوں میں عام طور پر پھیلتا جاتا ہے۔ مہاراجہ جہالاوار۔ وراجگان کھیتری وشاہ پور اور مہاراجہ پرتاب سنگھ برادر متوفی مہاراجہ جودھپور کشمیر گئے ہیں۔ +

سلطان مراکو نے الجیریا کے فرنچ حکام کے پاس ایک سفیر بھیجکر فرنچ قبضہ نخلستان توات پر اعتراض کیا۔ فرنچ گورنر نے اس مسئلہ پر بحث کرنے سے انکار کرکے جواب دیا کہ توات پر قبضہ کرنا الجزایر کے امن کے لئے ضروری تھا۔ سلطان مراکو اس علاقہ پر کچھ حق نہیں رکھتے۔ ۱۸۹۰ء میں انگلستان اور فرانس میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اوسکے رو سے یہ علاقہ فرانس کے دائرہ اقتدار میں شامل ہے۔ یہ عجیب منطق ہے کہ قرارداد ہوا انگلستان اور فرانس میں۔ اور اوسے بطور دلیل قاطع پیش کیا جائے۔ مراکو کے دعاوی کے مقابلہ میں فرنچ بے ایمانی کی قلعی اس شوخ چشمی سے بھی واضح ہورہی ہے کہ بروئے معاہدات سابقہ جو فرانس اور مراکو میں ہوئی تھے۔ فرانس اس علاقہ پر مراکو کے حق مالکانہ کو بالصراحت بارہا تسلیم کرچکا ہے۔ سچ ہے جسکی لاٹھی اوسکی بھینس۔ انصاف وحق شناسی کا خیال بہت کم طاقتوروں کو رہتا ہے۔ اس معاملہ کی توضیح وتشریح تاریخ مراکو میں بالتفصیل کردیگئی ہے۔ +

بیروت کے متصل المنوس ترکی تارپیڈو کشتی سہام بابیر کے پھٹ جانیسے ۱۴۔ اپریل کو غرق ہوگئی۔ اعلیٰ افسروں میں سے ہی صرف چند جانبر ہوئے۔ کل ۲۱۴ جانیں ضائع ہوئیں۔ والی بیروت کا جہاز جو طرابلس کو روانہ ہوگئے ہے ابھی بالکل ہی قریب تھا۔ یہ چند جانیں بھی جہاز تک پہونچ جانیکی طفیل بچیں۔ بابیر بھٹنے سے دو منٹ کے اندر کشتی غرق ہوگئی۔ +

ضلع ہنوں کے تھانہ ڈومیل پر ۱۱ مئی کی سہ پہر کو دس مسلح وزیری حملہ آور ہوکر چند رائفلیں مع کارتوس لیگئے۔ ہنگامہ میں ایک کنسٹیبل اور ایک وزیری ہلاک ہوا۔ جنوبی ہند کے علاقہ وزیرستان میں ۳ ہزار کھونڈ قبیلہ کے وحشیوں نے ایک خیلی کے گماشتے پر پولیس پر حملہ کیا۔ مگر چند فایروں سے ہی منتشر ہوگئے۔ لڑائی میں بہت سے پہاری ضائع ہوئے۔ +

ہندوستان کے صیغہ جنگ نے تاکیدی احکام نافذ کئے ہیں کہ والنٹیر فوج کو پوری قواعد دان اور کارآمد سپاہ بنایا جائے۔ اب کیطرح صرف نمایشی جلوسوں ہی کے قابل نرہنے دیجائے۔ دیسی فوج کی جو دو رجمنٹیں جزیرہ ماریشس کو گئی ہیں اونکی گنجھ نواب وزیر ہند نے عویلہ قوم سے دو پلٹنیں تیار کرنیکا حکم دیا ہے۔ عرب خون کی آمیزش نے اس قوم کو نہایت شجاع وسرماجتہ بنا دیا ہوا ہے۔ اونکے یہہ اوصاف اونکی متواتر بغاوتوں کے دوران میں بخوبی متحقق ہوچکے ہیں۔ یقین ہے کہ نظام وقواعد سے بھرہ یاب ہوکر وہ ہندوستان کی بہترین سپاہی ثابت ہونگے۔ اونکی چند کمپنیاں اسوقت بھی فوج میں موجود ہیں۔ ہر دیسی پلٹن میں دو دو انگریز افسر بڑھا دئے گئے ہیں اور بقیہ معدہ افواج کی پلٹنوں میں ایک ایک۔ +

ولایت کے ایک مشہور اخبار نویس گارڈینر نے قحط کے متعلقہ حالات دریافت کرنیکے لئے ہندوستان میں ایک خاص نامہ نگار بھیجا ہے۔ اوسکے کئی مضمون شائع ہوچکے ہیں جنمیں وہ گورنمنٹ کی پالیسی اور دستگیری کی بڑی تعریف کرکے چند اعتراض بھی کرتا ہے۔ مثلاً بعض امدادی کاموں میں شرح مقررہ سے کم امداد دیجاتی ہے کوڈ میں ہے کہ ہر کام کرنیوالے کو مکمل دیا جائے۔ مگر عموماً ایسا نہیں کیا گیا۔ وہ بڑی ناراضگی اسپر ظاہر کرتا ہے کہ گورنمنٹ مصیبت زدہ علاقوں میں بھی سرکاری مالیہ ایسے لوگوں سے جو خود تو جاداد وغیرہ رکھتے ہیں

رہے اور اونکے بال بچے امدادی کاموں پر مزدوری سختی سے وصول کیا جارہا ہے۔ اور بالآخر گورنمنٹ ہند کو تاکید کرتا ہے کہ وصولی کی بجائے وہ قرضہ دینے سے رعایا کی امداد کرے۔ مگر اوسکے مشورہ سے پہلے ہی خود گورنمنٹ کو اسکا خیال تھا۔ اور وہ عنقریب کاشتکاروں کو خرید مویشی وغیرہ کے لئے نہایت نرم شرایط پر بلا سود روپیہ قرض دینے والی ہے۔ جسکی وصولی ایک سال سے بعد شروع ہوگی۔ +

جزیرہ لنکا میں چھ ہزار بوئر قیدیوں کی رہائش کو لئے آہنی وچوبی مکان بنائے جارہے ہیں۔ فی بارک ایکسو مقید رہینگے۔ یہہ مکان نہایت سرعت کے ساتھ تیار ہورہے ہیں اور غالباً چند ہفتوں میں مکمل ہوجائینگے۔ نگران فوج مکانوں کے متصل سردست خیموں میں رہیگی۔ نگرانی کیلئے بلگام سے ایک گورہ پلٹن جائیگی۔ +

امرتسر کی انجمن اسلامیہ کے ایک ممتاز ممبر اور کارخانہ فرسٹاڈ کے ایجنٹ منشی محمد جمیل صاحب نے ۱۲ ماہ حال کی شام کو انجمن کے زیر تعمیر مدرسہ کے مکان میں مسٹر فرسٹاڈ صاحب امریکن سوداگر عرصہ کو جو دہلی تشریف لیگئے ہیں ایک پرتکلف الوداعی پارٹی دی۔ اور اوسمیں شہر کے تمام معززین اور اکثر یورپین اصحاب کو مدعو کیا۔ منشی صاحب موصوف نے ایکہزار روپیہ کی لاگت سے ایک کمرہ تعمیر کرا کے اوسے مسٹر ممدوح کے نام نامی کے ساتھ منسوب کیا ہے۔ اس قابل تقلید عطیہ کے متعلق ایک مرمری کتبہ بھی اس موقعہ پر صاحب ممدوح کے ہاتھ سے کمرہ کی دیوار میں نصب کرایا گیا۔ خود صاحب ممدوح بھی وقتاً فوقتاً مدرسہ المسلمین کی بڑی فیاضی سے امداد فرماتے رہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ آپنے دو سو روپیہ چندہ عطا کیا تھا۔ اس موقعہ پر بھی انہوں نے ایسی فیاضی سے کام لیا۔ جسکے لئے تمام مسلمان اونکی ہمیشہ کے لئے مشکور وممنون رہینگے۔ آپنے انجمن کے ایڈریس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جب تک اونکا کارخانہ امرتسر میں قایم رہیگا وہ پچیس روپیہ ماہوار کیطرح پنج وقتیہ مدرسہ کے طلبا کو دیتے رہینگے۔ ان فیاضیوں سے صاحب ممدوح کی نیکدلی اور اوس سچی ہمدردی اور غمگساری کا جو اونہیں مسلمانوں کی درماندہ قوم سے ہے بدیہی ثبوت ملرہا ہے۔ لیکن اسبارہ میں انجمن کے چند سرکردہ اعیان اور خاصکر منشی صاحب ممدوح بھی قوم کے شکریہ کے کچھ کم مستحق نہیں۔ کیونکہ یہہ زیادہ تر اونہی کی سعی وکوشش اور شریفانہ اخلاق کی وجہ سے ہے کہ مسٹر ممدوح کی فیاضی کا اسطرف میلان ہوا۔ مسٹر ممدوح کے اخلاق حسنہ کا ان چند سطور سے ناظرین کو بخوبی اندازہ ہوگیا ہوگا۔ اونکی وجاہت اور پوزیشن کے متعلق صرف یہی بتا دینا کفایت کریگا کہ وہ امریکہ کے نہایت متمول سوداگروں میں شمار ہوتے ہیں اور اونکی میم صاحبہ لیڈی کرزن صاحبہ کی نہایت قریبی رشتہ دار ہیں۔ اور دونوں خواتین والا منزلت میں حقیقی بہنوں سے بڑھکر دلی تعلق اور محبت ہے۔ یقین ہے کہ قوم کے تمام سمجھدار افراد مخیرات اور فیاضی دکھانیکو موقعہ پر منشی محمد جمیل صاحب کی نظیر کو ضرور مدنظر رکھ لیا کرینگے +

انجمن اسلامیہ امرتسر کے ایڈریس کا جواب لارڈ کرزن بالقابہ کیطرف سے کشنر صاحب کی معرفت موصول ہوگیا ہے۔ اوسمیں جناب ممدوح نے اس امر پر بڑی خوشی ظاہر فرمائی ہے کہ اب تمام ملک میں مسلمانوں کو یہ ہوش آگیا ہے کہ سرکاری ملازمت اور دیگر صیغوں میں دیگر اقوام کا کامیابی سے مقابلہ کرسکنے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کے معیار کو دیگر اقوام کی تعلیمی سطح تک پہونچایا جائے۔ اسکے بعد جناب ممدوح بالفاظ ذیل مسلمانوں کو مشفقانہ نصیحت فرماتے ہیں "ملک میں جو مختلف انجمنیں موجود ہیں۔ وہ اپنی ہمت وزر کو اس سے بڑھکر کسی عمدہ کام میں نہیں لگا سکتیں کہ جسطرح امرتسر کی انجمن کررہی ہے۔ اونکو اپنی ہم مذہبوں کی تعلیم کے لئے مدارس اور وظایف پر صرف کرنے۔ تمہاری لیڈروں اور سرکردگان کا شعار سکھاؤ سکھاؤ۔ اور تابعین کا سیکھو۔ سیکھو۔ سیکھو ہونا چاہئے" اسکے ساتھ اگر نواب ممدوح یہہ بھی ارشاد فرماتے کہ محض کتابی تعلیم پر ہی بھروسہ نکرکے اوسکی تمام ضروری شقوں میں قوم کو ماہر کرنیکا بندوبست کرو تو اونکی نصیحت بہت ہی زیادہ قابل قدر ہوتی۔ مذہبی معاملات کی عزت وعزت کے متعلق بھی نواب ممدوح نے نہایت شایستہ خیالات ظاہر کئے ہیں +

مسٹر واربرٹن صاحب کو منگل گذشتہ کی شام کے وقت لاہور کے مسلمان اور ہندو معززین نے ٹون ہال کے میدان میں پرتکلف الوداعی پارٹی دی جسمیں ہر دو مذہب کے بہت سے اصحاب شامل ہوئے۔ مگر ترسی بہت تنگ وقت پر اطلاع دینے کی وجہ سے بہت کم مدعوین شامل ہوسکے۔ نواب لفٹنٹ گورنر نے خط بھیجا کہ وہ اسی شام کو روانہ ہوجانے

اسلامی خبریں

بابعالی نے بماہ اپریل جرمن کارخانوں سے ۹۶۔ کرپ توپیں جلد چلنے والی اور ایک لاکھ بیس ہزار میگزین رائفلیں ہر قسم کی علاوہ سامان جنگ کی کثیر مقدار کے خرید کی ہیں۔ فی توپ ۲۳ ہزار فرنک قیمت مقرر ہوئی ہے۔

ٹونس کے بندرگاہ بزرتہ میں فرانس کے بندر ٹولون سے اور تین کمپنیاں توپچیوں کی سامان جنگ کی معقول مقدار لیکر حال میں پہونچی ہیں۔ بندر کے دہانہ کے قریب ایک قلعہ بندرگاہ اس غرض سے بنایا جارہا ہے کہ جو جہاز بندرگاہ میں داخل ہوں۔ انکو اسطرح سے داخل ہونا پڑے کہ انکے پہلو قلعوں کے مقابل ہوں۔

مراکو میں قوات اور اگلی پر فرانسیسیوں کے قابض ہوجانے سے سخت جوش پھیل رہا ہے۔

پیرس کی نمایش کا افتتاح ۱۴۔ اپریل کو ہوا۔ اور تماشائیوں کو دیکھنے کی اجازت ۱۵۔ اپریل سے ملی۔ اس دن ایک لاکھ ۱۸ ہزار اور دوسرے دن ایک لاکھ ۲۳ ہزار آدمی دیکھنے آئے۔ پچھلی نمایش کے پہلے دن ایک لاکھ ۱۱ ہزار آدمی آئے تھے۔ تاریخ افتتاح کو نمایش کے اکثر حصے ابھی نامکمل تھے۔ صرف ہندوستان اور لنکا کے حصے مکمل تھے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ نمایش کے کل تماشائیوں کی تعداد پونے چار کروڑ سے کم نہ ہیگی۔ نمایش چھ ماہ تک کھلی رہیگی۔ سب سے زیادہ شوق اسکی سیر کا جرمنی والوں میں دیکھا گیا ہے۔ ایک کارخانہ میں تین سو آدمی ملازم ہیں۔ مالک کارخانہ کا بیان ہے کہ انمیں سے دو سو دس نے پیرس جانے کے لیئے رخصت مانگی ہے۔ اکثر کم تنخواہ کے کلرک اور کاریگر دو برسوں سے اس نمایش کی سیر کے لیئے ماہوار تھوڑی تھوڑی رقم تنخواہ میں سے جمع کرتے رہے ہیں۔ حساب لگایا گیا ہے کہ فرانس کی ریلوے کمپنیوں اور پیرس کے ہوٹلوں اور دکانداروں کو نمایش کے دوران میں نمایش دیکھنے والوں کی طفیل کم از کم دس کروڑ پونڈ کی آمدنی ہوگی۔

مصر کی (انگریزی) خدیویہ کمپنی کے جہازوں کے ناکارہ پن اور انکے کپتانوں کی ناقابلیت سے اس موسم میں حاجیوں کو جو ناگفتہ بہ مصائب اٹھانی پڑیں۔ انکا مختصر تذکرہ کسی پچھلے ہفتہ میں ہوچکا ہے۔ مسٹر ولفرڈ بلنٹ مصنف نیو چرآف اسلام نے بھی اسکے متعلق لندن کے اخبارات میں کمپنی مذکورہ کی لاپروائی۔ اور سنگدلی بلکہ مجرمانہ غفلت اور اسکے یونانی کپتانوں کی نالائقی پر سخت لعن طعن کی ہے۔ کمپنی کی بدانتظامی اس حد تک پہونچگئی ہے۔ کہ ٹائمز ایسا متعصب اور خویش پرور اخبار بھی اظہار افسوس و ملامت سے باز نہیں رہسکا۔ مسٹر ولفرڈ کے خط کے آخری الفاظ یہ ہیں:۔ "کہ کے حج کو دنیا کے کاروبار اور معاملات میں جو دخل حاصل ہے۔ ہم اسے بھول جانے کی طرف بہوم مائل ہوجاتے ہیں۔ بحیرہ قلزم کے بنادر میں ہر مسلمان جماعت کے حاجی جمع ہوتے ہیں۔ اُنسے راستہ میں جو سلوک ہو۔ اسکا ایشیا و افریقہ کے ہر حصہ میں علم ہوجاتا ہے۔ اور اُسپر بحث مباحثہ کیا جاتا ہے۔ کوئی معاہدہ۔ اور کوئی شاہانہ خاطر و مدارات اسقدر اثر نہیں رکھتیں جسقدر حاجیوں کی داستانیں جو وہ اپنی سرگذشت کے متعلق اپنے ہم وطنوں کو جاسناتے ہیں۔ حاجیوں کو عموماً انگریزی جہازوں میں جو انگریز کپتانوں کے ماتحت ہوتے ہیں سفر کرنا پڑتا ہے۔ اور عام بدنامی سے بچنے کے لیئے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم انکے ساتھ اپنے جہازوں پر کبھی بُرا سلوک نہ ہونے دیں"۔

حکومت آصفیہ نے مولوی یوسف الدین صاحب کو جو شملہ کے مقدمہ کے وقت سے مصلحتاً کام سے علیحدہ کردیئے گئے تھے۔ پھر بحال کرکے صوبہ میدک کی اول تعلقہ داری پر مامور کیا ہے۔

حافظ عبدالرحمٰن صاحب، مئی کو بخیریت حیدرآباد پہونچگئے ہیں۔ وہاں کے روشن خیال اصحاب نے انکو بڑے تپاک اور عزت و احترام کے ساتھ ریسیو کیا

قسطنطنیہ میں عید قربان ۱۰۔ اپریل کو بروز منگل ہوئی۔ جلالت مآب جو اسپہ گاڑی پر قصر یلدز سے جامع سنان پاشا کو دوگانہ عید ادا کرنے کے لئے مخصوص تھی۔ رضا پاشا سرعسکر بیٹھے تھے جو سینہ پر از راہ ادب ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ یہ مسجد محلہ بشکطاش میں ہے۔ نماز سے فارغ ہوکر جلالت مآب بجمال مہابت و جاہ و جلال محا دولمہ باغچہ میں رونق افروز ہوئے۔ اور کل ارکین سلطنت۔ ملکی و فوجی و مذہبی کو شرف حضوری سے مفتخر فرمایا۔ اس دفعہ جلالت مآب نے مارشل فواد پاشا پر معمول سے بھی بڑھکر التفات شاہانہ مبذول فرمائی۔ دربار عیدین میں کل حاضرین باری باری جلالت مآب کے سامنے سے فرشی آداب بجالاتے ہوئے گذرتے ہیں۔ اور پھر ایک رومال کو بوسہ دیکر جو پہلے غازی عثمان کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ ہال کی دوسری طرف جمع ہوتے جاتے ہیں۔ پیرانہ سال فواد پاشا کو جسنے جنگ روم و روس میں حیرت انگیز شجاعت و قابلیت دکھائی تھی۔ جلالت مآب ہمیشہ اشارہ کرکے جھکنے سے روکدیا کرتے تھے۔ اس دربار میں حضور ممدوح نے اُنسے مصافحہ کرکے انکو اپنے پاس کھڑا کرلیا۔ اس دربار کے مفصل حالات اور فواد پاشا پر نوازش سلطانی کی مفصل کیفیت کتاب حالات قسطنطنیہ و استنبول میں جو دفتر وکیل سے مل سکتی ہے

بدرجہ ہے۔ شیخ الاسلام عبداللہ کو یلم بھی اس دربار میں موجود تھے۔ عید کے دن حسب الحکم سلطانی جیب خاص کے خرچ سے ایک ہزار سے اوپر دیتے۔ قسطنطنیہ کے دینی مدارس مساجد اور مکتبوں میں تقسیم کرگئے۔

شیخ الاسلام امریکہ حاجی گل محمد خانصاحب جریدہ گائیہ شیخ عبداللہ کو یلم لورپولی کی دیانت داری راسخ العقیدتی اور صفائی قلب کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور اُنپر اعتراض کرنے والوں کے بیانات کی ایک طویل تحریر میں تردید کرتے ہیں۔

ترکی حکومت نے حکم دیا ہے کہ آئندہ توپخانہ عامرہ کے کارخانوں میں ملک کی معادن کا فولاد و لوہا برتا جائے۔ یورپ سے نہ منگوایا جائے۔ جلالت مآب نے ملکی صنعت و حرفت کو فروغ دینے کے لئے اجنبی ساخت کی ملبوسات کا استعمال قطعاً ترک کرکے تمام ملازمان سرکاری کو بھی ایسا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

الجزائر کے مشہور محب وطن اور اولوالعزم امیر سیّد عبدالقادر مرحوم کا ایک لڑکا امیر ہاشم جسے فرنچ حکومت نے دمشق سے بلاکر الجزائر کے ایک ضلع پر دو برس ہوئے عامل مقرر کیا تھا۔ ۵۵ برس کی عمر میں وسط اپریل میں فوت ہوگیا۔

ولایت الطنہ اور بیورطریق (متصل سکندرون) میں کوئلہ کی کئی بڑی بڑی کانیں معلوم ہوئی ہیں۔

فرعون موسیٰ کی لاش۔ مولوی غلام نبی صاحب مرتسری نے ایکدفعہ اخبار میں حافظ عبدالرحمن صاحب سے جبکہ وہ مصر میں تھے استفسار کیا تھا۔ کہ آیا حضرت موسےٰ کے ہمعصر فرعون کی لاش کے متعلق وہاں کچھ علم کسی صاحب کو ہے کہ اسکا کیا حشر ہوا تھا۔ اور کیا وہ بعد میں کہیں سے برآمد ہوئی یا نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں اسکی نسبت درج ہے کہ اوروں کی عبرت کے لئے اسکی لاش غرق ہونے کے بعد خشکی پر پہونچا دیگئی تھی۔ کچھ عرصہ ہوا۔ یورپین مبصران اشیار قدیمہ کو مصر میں ایک پرانی عمارت سے ایک حنوط کی ہوئی لاش شاہی طمطراق سے ملی ہے۔ اور اسکے کفن اور صندوق کے کتبوں سے اکثر نے یہی نتیجہ نکالا ہے۔ کہ یہ فرعون معاصر موسیٰ ہی کی لاش ہے۔ جو پانی میں غرق ہوا تھا۔ قرآن مجید کے سوا اور کسی الہامی کتاب میں فرعون کی لاش کے متعلق اسکے غرق ہونے کے بعد کی سرگذشت درج نہیں۔ کہ آیا وہ پانی میں ہی رہی تھی یا نکال لیگئی تھی۔ اس انکشاف سے قرآن کریم کی صداقت کا غیر مذہب والوں کو ایک اور عمدہ ثبوت مل گیا ہے۔

بابعالی کی خریداری اسلحہ مزید کی خبر اوپر درج ہوچکی ہے۔ مگر اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ جو مقدار اس خبر میں درج ہے۔ وہ اس مقدار کے حصہ کی ہی کچھ جزو ہے۔ جسے ٹرکی اس سال خریدنیکا عزم رکھتی ہے۔ ٹائمز مورخہ ۲۷۔ اپریل کا بیان ہے۔ کہ بابعالی اس سال جو اسلحہ خریدیگا۔ انکی پہلی قسط میں بتفصیل ذیل سامان حرب ہوگا۔ بے دود بارود کی کچھ مقدار۔ سوا دو لاکھ سے لیکر اڑھائی لاکھ تک میگزین رائفلین ۱۶۔ باتریاں (۹۶ توپیں) معمولی کرپ توپوں کی۔ اور ۹۶ جلد چلنی والی توپیں۔ یہی اخبار اس خبر کے ساتھ تحریر کرتا ہے۔ کہ ٹرکی میں جس وسیع پیمانہ پر فوجی تیاریاں ہورہی ہیں۔ اُنپر لحاظ کرنے سے یہ امر کچھ بھی حیرت انگیز نہیں رہجاتا۔ کہ ٹرکی روپیہ بہم پہونچانے کے لیئے کیوں ایسی کوششیں کررہی ہے بلکہ معاہدوں کی خلاف ورزی سے بھی دریغ نہیں کررہی۔ کیونکہ محاصل پر سے ۱۲ کا بڑھا دینا صریح خلاف ورزی تھی۔ اس اضافہ کی نسبت اخبار مذکور خبر دیتا ہے کہ بابعالی نے اُسے ملتوی کردینا منظور کرلیا ہے۔ ۸۔ اپریل کو سفراء نے پھر بالاتفاق بابعالی کو اطلاع دی کہ اگر اُسنے بمرضئ خود محصول کو بڑھا دیا تو اسکا نتیجہ بہت نازک ہوگا۔ اسپر ۱۹۔ اپریل کو مجلس وزراء نے خاص اجلاس کرکے بلا تراخی فریق ہائے ثانی اضافہ محاصل کی تجویز کو ملتوی کردیا۔ اور اسیدن سلطان المعظم نے ارادہ شاہی صادر فرمایا کہ سفراء کی تجویز کی مطابق نئی شرائط

کا مسودہ مرتب کیا جائے۔ اسی اخبار کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ مالی تشدد سے تنگ آکر جو مسلسل کیا جارہا ہے۔ صرف ضلع ہیکاری میں پانسو ارمنی مسلمان ہو چکے ہیں۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ حکام یہی چال ضلاع دیار بکر اور خربوت میں چلا رہے ہیں۔ مگر اس رحمدل ایماندار نے مالی تشدد کی تشریح نہیں کی۔ کہ وہ کس طریق اور کس بہانہ سے کیا جارہا ہے۔ کیا معمولی محاصل کی وصولی بھی تشدد میں داخل ہے؟

امریکہ و ٹرکی کے تنازعہ کے متعلق ٹائمز کے نامہ نگار نے بتاریخ ۲۴۔ اپریل امریکہ سے حسب ذیل تار دیا ہے۔ امریکن حکومت کے تقاضا کا یہ نتیجہ تو ظہور میں آچکا ہے۔ کہ سلطان المعظم نے امریکن مشنوں کو اپنے مدارس اور گرجے جو خربوت میں منہدم ہوئے تھے۔ پھر تعمیر کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ چار برس سے اس اجازت کے لئے بیفائدہ کوشش ہو رہی تھی۔ سلطان المعظم کا دلی منشا یہ تھا۔ کہ کسیطرح یہ مشنیں اپنا بوریا بستر اٹھا کر ٹرکی سے چلتی بنیں۔ ہر جانہ کا مطالبہ برابر ہو رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سلطان المعظم نے پھر وعدہ کیا ہے۔ لیکن سابقہ مواعید کے ایفا کے لئے ابھی تک کچھ کارروائی نہیں کی۔ آخر اپریل کے دیگر ولایتی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ جب یورپ میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ امریکہ ٹرکی پر دباؤ ڈالنے کے لئے بحیرہ روم میں امریکن بیڑہ بھیجنے کا عزم رکھتی ہے تو اکثر اخبارات نے اسپر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ کہ کیا امریکہ کی نگاہ میں یورپ کی کچھ وقعت نہیں رہگئی کہ اسے ایک یورپین سلطنت کو دھمکانے کے لئے اپنا بیڑہ یورپین سمندروں میں بھیجنے کا حوصلہ ہوگیا ہے۔ آسٹرین اخبارات نے بالخصوص اس مسئلہ پر بڑا زور دیا اور لکھا۔ کہ ہسپانیہ کو شکست دیکر امریکہ کے خنے بگڑ گئے ہیں۔ کل یورپ کو واجب ہے کہ اس نوخیز اور نو دولت قوم کو ہوش میں لائے۔ یہ مشورہ انگلستان کو مستثنےٰ رکھکر باقی یورپ کو دیا گیا تھا۔ کیونکہ براعظمی اخبارات موجودہ طوفان بغض و حسد کے موجزن ہو جانے کے وقت سے برطانیہ کلان کو ایک طرح سے یورپ سے جدا سمجھنے لگ گئے ہیں۔ جس دعا میں انکو برطانیہ کلان کے جزیرہ ہونے کی وجہ سے بھی کسیقدر سہارا ملجاتا ہے۔ کیونکہ باقی تمام ممالک تو ایکدوسرے سے ملتصق اور پیوستہ ہیں۔ مگر برطانیہ کلان چاروں طرف سے سمندر سے محیط ہے۔ کسی ملک سے اسکا براہ خشکی تعلق نہیں۔

اسی نامہ نگار نے ۲۵۔ اپریل کو تار دیا۔ کہ سلطان المعظم نے خربوت میں مشن کے مکانات کی تعمیر جدید کے ساتھ ہی قسطنطنیہ کے امریکن مشن کالج موسومہ رابرٹس کالج کی توسیع و اضافہ کی بھی اجازت عطا کردی ہے مگر نقد کا ابھی تک کوئی نام و نشان نہیں۔ اسی اخبار کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ ۱۶۔ اپریل کو استنبول کے طبی فوجی مدرسہ کے طلبا نے طریق جاسوسی سے ناراض ہو کر بغاوت کردی۔ اسپر نوے طلبا گرفتار کئے گئے جنمیں سے ۱۴۔ بلا تحقیقات جلاوطن کردیئے گئے اور باقی ماندہ کو رہا کردیا گیا ہے۔ جاسوسوں نے عونی پاشا پرنسپل مدرسہ پر الزام لگایا۔ کہ اسکے ایما و ترغیب سے بغاوت ہوئی تھی حکومت نے اس کی جگہ رضا پاشا کو مقرر کیا ہے۔

نیا اعزاز۔ گورنمنٹ گزٹ میں ایک شاہی اعلان شایع ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ سرکاری خطابات و اعزاز کی ذیل میں ایک نیا تمغہ "قیصر ہند" جاری کیا گیا ہے جو رفاہ عام کے کاموں میں سرگرمی ظاہر کرنے والوں کو بلا امتیاز قومیت و حیثیت مذہب و جنس کے دیا جائیگا۔ یعنی خواہ مرد ہو یا عورت اور کچھ حیثیت رکھتا ہو نمایاں پبلک خدمات کے صلے میں اس تمغہ کا مستحق ہوگا۔ جس کے دو درجے ہیں۔ اول درجہ کا تمغہ طلائی ہے۔ دوم درجہ کا نقرئی۔ طاعون اور قحط وغیرہ کی خدمات کے متعلق یہہ تمغے خاصکر دیئے جائیں گے۔ یہ تمغے خطابات سالگرہ کے ساتھ پہلی مرتبہ دیئے جائیں گے اور گزٹ میں مثل دیگر خطابات کے شایع کئے جائیں گے۔ طلائی تمغہ سکرٹری آف سٹیٹ کی سفارش پر ہز مجسٹی کی منظوری سے ملیں گے۔ لیکن اگر کوئی جرم فوجداری کا مجرم ثابت ہو تو وہ اس اعزاز سے محروم کردیا جائیگا۔ اور تمغہ واپس لیا جائیگا۔ اور نقرئی نواب وائسرائے باختیار خود دیا کرینگے +

تار کی خبریں

لندن ۱۱ مئی۔ لیڈی سمتھ میں بلر کی زیر کمان فوج میں بڑی مستعدی پائی جاتی ہے۔ خبر ہے کہ نامہ نگار دن کو افواج کے نقل و حرکت کو ظاہر نہ کرنیکا حکم دیا گیا ہے۔ لارڈ رابرٹس نے ۱۰۔ کو تار دیا۔ ہمنے ہر موقعہ سے دشمن کو ہٹا دیا۔ اسوقت دریا نیڈ سے آٹھ میل شمال میں ہیں۔ میری جناحی دستے بھی آگے بڑھے جا رہے ہیں۔ ایک دستہ کے کمانڈر ہمٹن کا دشمن نے سخت مقابلہ کیا۔ دستہ مذکور کے عقب و جناح کی ایک اور دستہ کے بریگیڈ نے حفاظت کی۔ ہمارا نقصان جہانتک خبر پہونچی ہے تھوڑا ہوا ہے۔" اسیدن آخری مراسلہ یہ بھیجا۔ کہ دریاؤں کے معبروں سے گذرنا کٹھن کام ہے۔ سامان وغیرہ ابھی بہت سا پیچھے ہے۔ تاہم طلوع فجر پر میں کرونسٹاڈ کیطرف حتے الوسع بڑھنے کی کوشش کرونگا۔ فری سٹیٹ کے جنوبی علاقہ سے ۱۰ مئی کو خبر بھیجی گئی کہ فری سٹیٹیوں کی ایک بڑی جمعیت تہابان چو سے شمال۔ جنوب اور مشرق میں جمع ہو رہی ہے۔ انگریزی فوج ۹۔ کو لیڈی برانڈ اور تہابانی چو کے وسط میں مقیم تھی۔ اور اسکے پترول غنیم سے معرکہ آرا تھے (۱۲۔ مئی) میفکنگ کی کمک کے لئے خاص طور پر جو دستہ مرتب ہوا تھا۔ وہ رائی برگ سے آگے کو گذر گیا ہے۔ انگریزی فوج مقام فورٹین سٹریم سے ٹرانسوال کی مغربی سرحد کو عبور کر کے ملک میں داخل ہو گئی ہے۔ فری سٹیٹیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ وہ اپنے ملک سے باہر ٹرانسوال میں لڑنے کے لئے نہیں جائینگے۔ میفکنگ کا کمکی دستہ جسمیں تین ہزار آدمی ہیں مقام محصورہ سے اسّی میل کے فاصلہ پر پہونچگیا ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے ایک تقریر میں کل بیان کیا۔ کہ ہم دونوں ریاستوں کو آزاد نہیں رہنے دیں گے۔ جنگ کے خاتمہ پر یہ دونو ملکہ معظمہ کے مقبوضات میں ضم کر لیجائینگی۔ پھر کچھ عرصہ انتظام فوجی تسلط۔ کہکر جسکے دوران میں انپر ہندوستان کیطرح براہ راست انگلستان کی حکومت اور انتظام ہوگا۔ ان کو دیگر نوآبادیاں کیطرح حکومت خود اختیاری عطا کردیجائیگی۔ بویر دریا نیڈ کے جنوب میں ریل کو بالکل توڑ پھوڑ گئے۔ مگر شمال میں سریع پسپائی کیوجہ سے ایسا نہ کر سکے۔ ۱۱۔ کو لارڈ رابرٹس کی فوجنے بیتیل میں کی منزل طے کی۔ ۱۰ و ۱۱ کو انکی سپاہ نے ایکسو بویر اور کئی چھکڑے پکڑے۔ ۱۱ کی شام کو جنرل فرنچ نے عین موقعہ پر پہنچ کر اسکے کہ غنیم مزاحمت کے لئے تیار ہو سکے۔ دریا والش کی ایک اہم گھاٹ پر قبضہ کرلیا۔ ۱۱ و ۱۲۔ کی دوپہر کو لارڈ رابرٹس بلا مزاحمت کرونسٹاڈ میں داخل ہو گئے۔ پریسیڈنٹ سٹین نے بویروں کو مقابلہ کے لئے بہتیرا اکسایا۔ جب کوئی پیش نہ گئی تو ۱۱۔ کی شام کو دریا وال کیطرف بھاگ گیا۔ فری سٹیٹی ٹرانسوالیوں پر الزام لگا رہے ہیں کہ انسے پہلے اپنا کام کراتے رہے اور پھر جب انپر مشکل پڑی تو انہیں چھوڑ کر چلتے ہوئے۔ انگریزی فوج نے کرونسٹاڈ کے شمال میں ریلوے لائن کو توڑنے کی کوشش کی۔ مگر یہ بیفائدہ تھی۔ بویروں کی آخری ٹرین اسوقت تک گذر چکی تھی۔

لندن ۱۳ مئی۔ ۱۰ کے معرکہ دریا نیڈ میں ہمارا ایک افسر ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ تہابان چو سے بجانب شمال ۱۵ میل تک جنرل برابانٹ نے گردآوری کی۔ کہیں دشمن کا وجود نظر نہ آیا۔ دیسی باشندوں نے بتایا کہ وہ شمال کو چلے گئے ہیں۔ جنرل برابانٹ ورنڈل ملک کے بچوں بیچ مشرق و جنوب کیطرف بڑھ رہے ہیں۔ گو بڑا فری سٹیٹی لشکر منتشر ہو گیا ہے۔ لیکن اسکے چھوٹے چھوٹے دستوں سے سخت مقابلہ کی توقع ہے۔

لندن ۱۵ مئی۔ جنرل بلر آج ڈنڈی پر قابض ہو گئے۔ آرمائی ہزار بویر کل وانسے گلنکو کو ہٹ گئے تھے۔ ۱۴ مئی کو کرونسٹاڈ سے خبر آئی کہ کل بویر فوج بگزبرگ اور جنوبی و مغربی سرحدوں کو چھوڑ کر دریا وال پر جمع ہو رہی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دریا وال پر ٹرانسوالیوں کے ساتھ صرف دو ہزار فری سٹیٹی ہیں۔ انگریزی فوج اور اسکے گھوڑوں کی صحت عمدہ اور سامان خوراک اور پانی وافر ہے۔ جنرل بلر اپنی پیشقدمی کے تفصیلی حالات یہ لکھتے ہیں کہ وہ خود ہلپ ماکر کی سڑک کے راستہ (بجانب شرق چکر کاٹکر) اور جنرل تھیونی گری ٹون سے اور جنرل ہلڈیارڈ ایلانڈز لاگیٹ سے (سیدھے سامنے کو) بڑھے ہیں۔ کوچ ۱۱۔ سے شروع ہو کر ۱۴ مئی کو ختم ہوا دشمن نہایت مضبوط موقعوں کو خالی کر کے خفیف مزاحمت کے بعد پیچھے ہٹ جاتا رہا۔ ۱۴۔ کو لارڈ ڈنڈی

فلڈ مقام بالنڈن کے قریب بویروں کے قلب لشکر پر جسکی جمعیت ۳ ہزار تھی بازو سے حملہ آور ہوئے جسپر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ خبر ہے کہ بویر لینگ نیک کو گئے ہیں۔ وہ جانے سے پہلے ڈنڈی کی کونسل کے کلونل کو مسمار کر گئے۔ میفکنگ پر ۱۲۔ مئی کو بویروں نے سخت گولہ باری کر کے شہر کے دیسی محلہ پر حملہ کیا اور پھر اوسپر قابض ہو گئے۔ مگر محصورین نے رات کے وقت حملہ کر کے قابضین کو گھیر لیا۔ بویر قتل اور زخمی ہوئے۔ بویر سفارت کے وکلا نیو پارک پہونچگئے ہیں۔ (۱۶ مئی) جنرل کیرنگٹن کی سارے تین ہزار بوجر اتک بندبیرا پہونچ چکی ہے۔ میفکنگ سے ۷ مئی کو خبر بھیجی گئی کہ بخار کم ہو گیا ہے۔ محافظین یشاش ہیں۔ اور رسد ۱۰۔ جون تک موجود ہے۔ نیو پارک میں بویر وکلا کا بڑی دھوم دھام سے استقبال کیا گیا۔ ہرکین گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ بویر وکلا کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا جائے۔ لیکن اگر انکی آمد سے ملک میں پولٹیکل جوش پیدا ہو۔ تو اسکا انکو ذمہ دار سمجھا جائے۔

لندن ۱۴ مئی۔ جنرل برابانٹ کی فوج نے آگ اور غلہ کی مقدار عظیم دشمن سے چھین لی ہے۔ مسٹر سٹین مقام ہلبرڈن کو گیا ہے۔ اب اس کو فری سٹیٹ کا دارالخلافہ بنایا گیا ہے۔ (یہ مقام کرونسٹاڈ سے بجانب شمال مشرق تخمیناً ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وکیل)۔ لیڈی برانڈ کی فوج بھی بویر منتشر ہو کر کلوکلان کو چلے جا رہی ہیں۔ ڈنڈی پر قابض ہونے سے پیشتر انگریزی فوج کا ہلپ پاکر پہاڑیوں کے دامن میں دشمن سے مقابلہ ہوا۔ کرونسٹاڈ کے گووانو کو بویروں نے چلتے ہوئے گوتھے لوسع ضائع کرنے کی کوشش کی۔ مگر پھر بھی بہت سے بچ رہے۔ البتہ بویر اسقدر فرار ہو گئے تھے کہ چھ لشکروں کی بجائے صرف تین باقی رہگئے تھے۔ شہر کی جنوبی خندقیں ابھی تک نامکمل تھیں۔ بویر اوزار بھی پیچھے چھوڑ گئے۔ شہر میں صرف تین سو ڈچ باشندے رہے۔ باقی کل جو تخمیناً ۶ ہزار تھے۔ بیس توپیں لیکر رفوچکر ہو گئے۔ مسٹر سٹین نے چابکسوں سے سپاہیوں کو ٹرینچوں سے نکالنے کی کوشش کی۔ مگر بے سود۔ اسوقت کی عکسی تصویر ایک فوٹوگرافر نے جھٹ پٹ اتار لی۔ ولایت سے آج تیرہ سو ساٹھ سپاہ جہاز پر سوار ہوئی۔ ان پسپائیوں سے بویروں کے حوصلے بالکل پست ہو گئے ہیں۔

لندن ۱۶ مئی۔ جنرل بلر کل گلنکو پر بھی قابض ہو گئے۔ ٹرانسوالی بگر زبرگ کو بالکل خالی کر گئے ہیں۔ فری سٹیٹ کے سرحدی دروں ڈربکنز برگ میں بھی فری سٹیٹی بہت کم جمعیت میں رہ گئے ہیں۔ بویر ۱۵۔ کی صبح کو فوجی شفاخانے اور ۱۱ توپیں لیکر رخصت ہو گئے۔ ڈنڈی پر بلا مزاحمت قبضہ ہوا تھا۔ بویر جنکی جمعیت چار ہزار کی تھی شب ماقبل کو ۱۸ توپیں لیکر وہاں سے بھاگ گئے تھے۔ نیویارک کے سربرآوردہ اخبار اپنے ملک کو نصیحت کر رہے ہیں کہ وہ جھوٹی امیدیں دلانے سے بویر وکلا کو دھوکہ نہ دیں۔ امریکہ سے انکو فی الحقیقت کچھ مدد نہیں ملیگی۔ شمالی علاقہ سے بویروں کا کمسریٹ سرحدی قصبہ رای ہیڈ کو گیا ہے۔ (۱۷ مئی) سر ہکس بیچ وزیر مال نے ایک تقریر میں بیان کیا۔ مطلع صاف ہوتا جاتا ہے۔ اور جنگ کا انجام نظر آنے لگ گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میفکنگ کے شجاع زمانہ محصورین کی مخلصی اب کچھ دنوں کی بات ہے۔ بحری طاقت میں اور اضافہ ابھی ممکن ہے۔ لیکن بری فوج میں مستقل اضافہ کثیر میرے خیال میں ضروری نہیں۔ والنیٹر اور ملیشیا فوج کو مضبوط کیا اور بڑھایا جائے۔ یہ کفایت کریگا۔

لندن ۱۷ مئی۔ میفکنگ کی حالت سخت نازک ہے اور اسکی نسبت مختلف افواہیں مشہور ہونے سے ہلاک کی تشویش بڑھ رہی ہے۔ بویر تسلیم کرتے ہیں کہ ۱۲ مئی کو انہیں محصورین نے پسپا کر کے بویر فوج کے ایک (غالباً روسی) کمانڈر ایلوف اور نوے سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ اس معرکہ میں پچاس انگریز ہلاک و زخمی ہوئے۔ لارڈ رابرٹس سے خبر آئی ہے کہ میفکنگ کی مخلصی ہو گئی ہے۔ اور انگریزی سلطنت کے اکثر شہروں میں محصورین کے بچوں اور مستورات کی امداد کے لیے چندے کھولے جانیوالے ہیں۔ دوسری خبر ہے کہ دیسی محلہ پر بویروں کے متصرف ہو جانے سے محصورین کو کسی صورت میں خطرہ ہے۔ جبکہ کمکی دستہ کے آنے میں بہت توقف ہے۔ محصورین چمڑہ۔ کھال۔ خچر کا گوشت اور ٹڈیاں پکا کر کھا رہے ہیں۔ جنرل رنڈل کی فوج نے ۱۵ مئی کو لیڈی برانڈ پر قبضہ کر لیا۔ کیپ کولونی کے شمالی ضلع یو نگٹن سے خبر آئی ہے کہ وہاں تا حال امن قائم نہیں ہوا۔ باغیوں کے چھوٹے چھوٹے دستے برابر پھر رہے ہیں۔ جنرل بلر ۱۰ کو دان بانسر پہونچے۔ انکے ہیڈ کوارٹر اسی تاریخ نیوکیسل پہونچگئے ہونگے۔ گلنکو تک ریلوے کی مرمت کر لیگئی ہے۔ مغرب کیطرف سے جنرل ہنرے

سبی چوا سپہ گاڑی تیاری کرائی ہے۔ یہ شاندار گاڑی ایکسا لیں تیار ہوئی ہے۔ کارخانہ دار کل کام ہر قسم دیسی صناعوں سے کرایا ہے۔

ٹرانسوال میں داخل ہو کر ۱۶۔ کو قصبہ کرسٹی آنا پر بلا مزاحمت قبضہ کر لیا۔ بویر کلرکس ڈارپ کو ہٹ گئے۔ ادہر لارڈ نیتھوں ہوپسٹاڈ کیطرف بلا مزاحمت بڑھے آ رہے ہیں۔ خبر ہے کہ وکسبرگ اور بیت لحم کے بویر (یہ دونو مقام سبحانل اور بلوم فونٹن کے درمیان فری سٹیٹ کے مشرقی حصہ میں ہیں۔ وکیل) اطاعت پذیری پر لگاوہ ہیں۔ انگلستان سے ۱۵ مئی کو ۱۱ سو سپاہ روانہ ہوئی اور ۲۰ مئی کو ۲۶ سو روانہ ہو گی۔ اور شروع جون میں اور چھ ہزار پیدل فوج جنوبی افریقہ جائیگی۔ کرسٹی آنا میں جنرل ہنٹر کو مویشی کی کچھ تعداد ملی۔ تنالی میدان جنگ میں بویروں کی جمعیت چار اور سات ہزار کے درمیان تھی۔ وہ ہماری پیشقدمی پر سراسیمہ پیچھے کو ہٹ گئے یہ غلط ہے کہ نیویارک میں بویر وکلا کا دھوم دھام سے استقبال ہوا۔ برعکس اسکے بڑی سرد مہری کا برتاؤ کیا گیا۔ خود ان وکلا کو بھی مدد ملنے کی کچھ توقع نہیں انکا بیان ہے۔ ہم صرف بویروں کی آبادی کا انتظام کرنے آئے ہیں۔ خیال ہے کہ بویر برٹیوریا سے جنوب میں اب کہیں مزاحمت نہیں کرینگے۔

لندن ۱۱ مئی۔ اتحاد صوبجات آسٹریلیا کے متعلق گورنمنٹ انگلشیہ نے قطعی فیصلہ کیا ہے کہ وہ ولایت کی پریوی کونسل میں اپیل نہ ہونے کی شرط کو منظور نہیں کر سکتی۔

لندن ۱۳ مئی۔ بغاوت اشانٹی کو فرو کرنے کے لیے لاگوس اور سیرالیون سے جو فوج بھیجی گئی تھی وہ مقام پراہو میں جمع ہو کر پیشقدمی کے لئے تیار ہو رہی ہے۔

ایضاً۔ روس کا استقلال جاپان کی پرزور و مسلسل مخالف و مزاحمت کے علی الرغم آخر کوریا میں کامیاب ہو گیا۔ اُسنے کوریا کی مغربی ساحل پر بندر چنم خرید لیا ہے۔ اس سے بندر ولیڈی وورٹاک سے لیکر بندر آرتھر تک اسکے پاس محفوظ بنادر کا سلسلہ موجود ہو گیا ہے۔ جو اُسے بحری اقتدار کے بڑھانے اور علاقہ مانچوریا کو جاپان وغیرہ کے حملہ سے محفوظ رکھنے میں بڑی مدد دیگا۔

لندن ۱۵ مئی۔ انگریزی گورنمنٹ نے اتحاد آسٹریلیا کا مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش کر دیا ہے۔ لبرل فریق گورنمنٹ کی ترمیم دربارہ اپیل کی مخالفت کریگی۔

ایضاً۔ ولایت کے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک مشن اسغرض سے بھیجی ہوئی ہے کہ وہ کیپ سے جلکر خشکی خشکی افریقہ کے وسط میں سے قاہرہ پہونچے اور راستہ کے تمام حالات لکھتی رہی۔ اسکے اعلے ممبر مسٹر ڈیکل نے خبر دی ہے کہ شروع اپریل میں جرمن افواج نے دو دفعہ الٹی میٹم بھیجنے کو بعد کانگو فری سٹیٹ کے تین ہزار میل علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ جسپر بلجین افسر علاقہ پیچھے ہٹ گیا۔

لندن ۱۴ مئی۔ پیرس کی میونسپلٹی کے انتخاب ممبران میں کل اسی ممبروں میں سے ۴۹ ممبر نیشنلسٹ فریق کے افراد منتخب ہوئے ہیں۔ یہ فریق موجودہ فرنچ حکومت اور انگلستان کا سخت مخالف ہے۔

لندن ۱۷ مئی۔ سرنا میں ہیضہ طاعون نمودار ہو گیا ہے۔

ایضاً۔ نواب وزیر ہند نے قحط کے متعلق کہا کہ یہ غلہ کا قحط نہیں بلکہ مزدوری اور روزگار کا۔ اسلیئے گورنمنٹ کا مقدم فرض ہے کہ ہندوستان میں روزگار کی مختلف اقسام رائج کرنے کی کوشش کرے گورنمنٹ ہند اسوقت سرحد ہندوستان پر ریلوے لائنیں تیار کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ محرم کے تمام ملک میں بخیریت گذر جانے کی خبر افسوس غلط ثابت ہوئی۔ ضلع گورکھپور کے قصبہ لبتی میں پولیس اور تعزیہ داروں میں طاعونی انتظام سابقہ کی بدگمانی کی وجہ سے ہنگامہ ہو گیا جسمیں پولیس کی بارٹھوں سے ایک بلوائی قتل اور چار سخت زخمی ہوئے۔

نیپال کے وزیر اعظم نے راجپوتانہ سے قحط زدگان کے لیے بارہ ہزار من چاول عطا کیے ہیں۔

امرتسر کا مشہور پادری ریورنڈ رابرٹ کلارک ۱۶ مئی کو کسولی میں فوت ہوا۔ مگر وہ امرتسر میں گیا۔ لاہور کا لارڈ بشپ نماز جنازہ میں شریک ہوا۔ امرتسر کے موجودہ سول سرجن کپتان بوسٹ نے ۱۲ جون سے ۱۸ ماہ کی رخصت لی ہے۔ اس تاریخ ڈاکٹر ملروی رخصت سے واپس آ کر پھر اپنے عہدہ کا چارج لے لینگے۔ خالصہ کالج امرتسر کا سرپرست نواب وائسرائے نے منظور فرمایا ہے۔ ایک انگریز ۳۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پر کالج کا مستقل پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ نظام نے آخری فیصلہ کیا کہ گورنمنٹ ہند کی ضمانت دیکر پرسیڈنسی بنکوں سے اسی لاکھ روپیہ

روز بازار پریس امرتسر میں باہتمام منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے شائع ہوا

بفضل الٰہی یہ کارخانہ ۱۸۷۷ء سے جاری ہے

دو یہ شرطیہ تا حصول صحت دی جاتی ہیں

کوئی مصفی خون دافع سوزاک

جوہر عشقیہ

قیمت شیشی خورد (عع) کلاں (عع)

یہ مرکب امراض ذیل کیواسطے نہایت ہی مفید ہے آتشک (خواہ کیسا ہی سخت ہو) خنازیر۔ درد گنٹھیہ۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ سوراخ حلق۔ ضعف معدہ درد اعضاء (جو گشتہ پارہ وغیرہ کے استعمال سے عارض ہو)۔ فساد خون۔ داد۔ بدھ۔ خارش۔ چہرہ یا بدن کا سیاہ ہو جانا وغیرہ۔ اس میں ایسے اجزاء شامل ہیں جو صفراوی اور سوداوی طبیعت والوں کے لئے یکساں مفید پڑتے ہیں۔ اور لطف یہ کہ خوش ذائقہ ہے۔ ولائت کے تیار شدہ عرق عشبہ کی نسبت جو عام سوداگروں کی دوکانوں پر فروخت ہوتا ہے قیمت میں ارزاں اور فائدہ میں زیادہ۔ اگر اس کے استعمال سے قبض کی شکائت ہو تو حب قبض کشا (جو فیکس ۱۲ ر ہے) کا استعمال اسکے وقیعہ کے لئے ضروری ہے ٭ قیمت عشبہ شیشی خورد (عع) کلاں (عع)

عرق نیلوفر

یہ عرق بے نظیر عرق نیلوفر ہے جو بے بہا خوبیوں سے معمور ہے اور فرنگستان میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ اپنی بے بہا خوبیوں میں یہ عرق بے مثل ہے۔ مقوی دل و دماغ ہے۔ وہ لوگ جو دماغی اور دماغی کام کرتے ہیں۔ مطالعہ سے دماغ کو تھکا لیتے ہیں۔ ان کے لئے یہ عرق بے مثل ہے۔ ہسٹیریا۔ ضعف دل۔ خفقان۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ ضعف باہ۔ ضعف جملہ اعضاء رئیسہ۔ ضعف ہضم

ٹرکی و خلافت عظمیٰ عثمانیہ کے متعلق چند مفید و دلچسپ کتابیں

بسایہ عہد حکومت خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی خلد اللہ ملکہ سلطان روم انگلستان کی ایک شہزادی کی ۱۰ ماہ تک قسطنطنیہ میں رہ کر اپنی ذاتی تجربہ اور چشمدید واقعات کی بنا پر حضرت سلطان المعظم کی حکومت کے متعلق ایک کتاب لکھی تھی جسکا اردو ترجمہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد نے پہلی دفعہ مطبوعہ خادم التعلیم پریس لاہور میں چھپوایا تھا جو عام پسند ہوئی کیونکہ ایک ہی سال میں ۱۰ ہزار فروخت ہو گیا اور ملک کے مشہور اور قابل آدمیوں نے اپنی قیمتی رائیں لکھکر نہایت تعریف کی پہلی ایڈیشن میں صرف ۱۳ سال کے واقعات تھے لیکن اس دوسرے ایڈیشن میں اس سے بعد کے سات سال کے یعنے آجتک کے مگر ۱۳ اور ۲۰ سال کے حالات درج کر دیگئے ہیں اور جب موقع نہایت خوبصورت اور صاف تصویریں اضافہ کیگئی ہیں۔ اور دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ اس ترتیب میں ۴۵۰ صفحے زیادہ ہو گئے ہیں چھپائی نہایت عمدہ اور کاغذ نفیس دیسی باینہمہ قیمت وہی جو پہلی تھی یعنے صرف ۱؎ فقط۔ یہ اخبار لاہور سے جس کتاب کا اشتہار دیا جاتا ہے وہ اس پہلے کی نقل ہے اور اسمیں صرف تیرہ سال کے حالات درج ہیں اور کوئی اضافہ نہیں ہوا اور اسمیں بیس سال کے حالات ہیں قیمت طبع چہارم

مفروضہ مظالم آرمینیا کی یہ کتاب بھی مولوی انشاء اللہ صاحب کی تالیف ہے۔ اسمیں علیالدماغ اور فاضل مولف نے معاملات ٹرکی اور مسئلہ آرمینیا کے مختلف پہلوؤں پر بدلائل شافیہ و براہین بالغہ بحث کی ہے۔ تمام اصحاب جنہوں نے اس کتاب کے مضامین کو پڑھا ہے نہایت زور سے انکی جامع اور بسیط ہونیکی تعریف کی ہے۔ اردو زبان میں ایسی جامع کتاب جو روم کے متعلق حالات کی کامل آگاہی دیسکے ابتک کہیں تالیف نہیں ہوئی عہدہ سیں سٹی فانو خطوط نپولین بوناپارٹ۔ تھرٹر گلیڈسٹون وغیرہ کے علاوہ آرمینیا کا نقشہ بھی شامل کر دیا ہے ..... عہ

ہر انصاف پسند کو علی العموم اور مسلمانوں کو علی الخصوص یہ کتاب ضرور دیکھنی چاہیئے۔ ایضاً انگریزی میں ۶ر

واقعات روم کی یہ کتاب ایک ایماندار امریکن انگریز کی تصنیف ہے جسکو مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں مجملاً و تمام ترقیات مدرج ہیں جو موجودہ سلطان کے عہد میں ہوئی ہیں۔ اسمیں لاتی مصنف نے کوئی صیغہ تعریف کا نہیں چھوڑا۔ ریلوے کے حال سے شروع کیا ہے۔ اور تمام ضروری محکموں کی کیفیت نہایت وضاحت سے سمجھائی ہے اسمیں فاضل مترجم کی نوٹ اصل کتاب کی لطف کو دوبالا کیے دیتی ہیں اس کتاب کو دیکھنے کے وقت غور سے پڑھنے والا ایسا محو ہو جاتا ہے کہ گویا وہ خود ٹرکی میں بیٹھا ہوا ہر صیغہ اور محکمہ کی پڑتال کر رہا ہے۔ اس کتاب اور مفروضہ مظالم آرمینیا کو دیکھنے کے بعد روم کے متعلق حالات بہت ہی کم معلوم کرنا باقی رہجاتا ہے جو وہاں خود جاکر دیکھنے سے متعلق ہے۔ قیمت ۱۲ر

ترکی کی موجودہ حالت اور اوسکی باجگذار ریاستیں مرتبہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد۔ اس رسالہ میں ترکی مصر و جزیرہ سوریہ۔ ٹیونس۔ بلغاریا۔ بوسینیا۔ ہرزی گوینا۔ ساموس اور قبرس کے تمدن۔ تجارت۔ بری و بحری طاقت۔ تعلیم۔ ریلوے۔ قرضجات۔ قومی صنعت و حرفت۔ زراعت مردم شماری۔ رقبہ طرز آئین حکومت اور موجودہ پولیٹکل حالت پر بحث کیگئی ہے نہایت جامع کتاب ہے۔ ڈیمی کاغذ پر بہت خوشخط چھاپی گئی ہے۔ قیمت عہ

تاریخ خاندان عثمانیہ کے اسکی جلد دوم ہی جسمیں سلطان سلیمان ثانی یعنے ۱۶۶۷ء سے لیکر جلالتمآب سلطان عبدالحمید خان ثانی کی تخت نشینی تک کے مفصل حالات قلمبند کئے گئے ہیں شایع ہو گئی ہے تعداد صفحجات پانسو کے قریب قریب اور قیمت عہ

جلد اول میں ابتدائی خاندان سے سلطان محمد چہارم تک کے حالات ہیں اور اسکی قیمت عہ ہے۔ اس کتاب میں صرف خاندان عثمانیہ کے حالات پر ہی اکتفا نہیں کیگئی بلکہ ضمناً کئی دیگر اسلامی سلطنتوں کی تنزل و بربادی کے واقعات اور اسباب اور یورپین پالیسی اور شرقی مسئلہ پر بھی مفصل بحث کرنے کے ساتھ ہی اون ضروری اوصاف و خوبیوں کی توضیح کیگئی ہے جنکے بغیر کوئی قوم مقتدر اور زندہ قوم نہیں رہسکتی۔ یقین ہے کہ تاریخ بالخصوص اسلامی تاریخ سے واقفیت پیدا کرنے اور دول یورپ اور اسلامی طاقتوں کی موجودہ و سابقہ تعلقات کے اسرار کو معلوم کرنیکے شایقین اس بسیط کتاب کا مطالعہ فایدہ سے خالی نہیں پائینگے

ابتک دو میں کوئی ایسی کتاب شایع نہیں ہوئی تھی جسمیں مسلمانوں کی اس واحد مقتدر سلطنت کے حالات جو کئی صدیوں سے اسلام کی پولیٹکل طاقت کو قایم رکھنے کا کام دیرہی ہے ایسی شرح و بسط سے جدید تاریخی اصول پر لکھی گئی ہو۔ ان قابل افسوس کمی کو کتابسد کو سراسر بالکل نہ تھی۔ بہت کچھ ضرور پورا کر دیا ہے۔ دونو جلدوں کا حجم اکیسو صفحے کے قریب ہے چھپائی اور کاغذ کی عمدگی کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

محاربات پلیونا یہ کتاب ایک انگریز نوجوان نے جو ۱۸۷۷ء میں سترہ برس کی عمر میں بطور والنٹیر عساکر عثمانیہ میں داخل ہو کر غازی عثمان پاشا شیر پلیونا کی ماتحت پلیونا کے قیامت تک یاد رہنے والے قیامت خیز معرکوں میں شریک رہا تھا ۱۸۷۸ء میں بزبان انگریزی تحریر کی تھی۔ اس کتاب کا ترجمہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد نے اہالیان ملک کو اون معرکوں کی مفصل حالات سے آگاہ کرنیکے لیے اردو زبان میں کیا ہے اور حسب ضرورت جا بجا مفید حواشی بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں پلیونا کی چاروں محاربوں کے رنگین نقشے بھی دیدیئے ہیں کتاب کے تین حصے ہیں۔ قیمت فی حصہ عہ ہے۔

محاربات تھیسلی مکمل تاریخ جنگ روم و یونان ہیں ایک جرمن شاف افسر کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے بعد شہر کی موجودہ کیفیت۔ وہاں کی پبلک عمارات اور شاہی عمارات اور شاہی عمارات دلفریب منظر اور ترکوں کی موجودہ طرز معاشرت اور خلقی اوصاف کا بتفصیل ذکر کیا گیا ہے اور ضمناً آرمینیوں کی طبعی خباثت بھی واضح کر دیگئی ہے۔ اس کتاب میں انگلستان کے مشہور سیاح اور مؤرخ مسٹر موریں کرافورڈ اور لیڈی میکسموٹر صاحبہ کی کتابوں کا ترجمہ دینے کے علاوہ گبن اوٹنڈاور سر ایڈورڈ کریسی اور دیگر مستند یورپین مؤرخین کی کتابوں سے مدد لیگئی ہے۔ قیمت عہ

ترکی زبان سیکھنے کی کتابیں شایقین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمنے اس قسم کی کتابیں منگوائی ہیں کہ جو اشخاص عربی سے تھوڑی سی بھی واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ نہایت آسانی سے دو چار مہینوں میں ترکی زبان میں نوشت خواند کے بخوبی قابل ہو سکتے ہیں۔ کتاب ۲۰۰ صفحے کی بڑی ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط استنبول کے ٹائپ میں چھپی ہوئی چند نسخے منگوائے گئے ہیں۔ (ے)

رسم سلاملک اعلیحضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین۔ خادم حرمین الشریفین سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی ایدہ اللہ بالدین کی ہر جمعہ کو نماز دوگانہ ادا فرمانے کے لیئے بجلوس شاہانہ محل ہمایوں سے جامع حمیدیہ کو تشریف لیجانیکی تصویر موٹے ڈیمی کاغذ پر ۲۰ انچ لمبی ۱۸ انچ چوڑی قیمت ۴ر

اقصائے مغرب جس میں الجزائر کے آخری تین سو برس کے تاریخانہ وقعات بربری غارتگروں کی اصلیت خاندان بابر بروسہ (کپتان خیر الدین و عروج) کی تفصیلی کارنامے۔ ترکوں کا بحری اقتدار اور بحر روم کی سہ صد سالہ حکومت عربی۔ ترکی۔ انگریزی تاریخوں کا لب لباب اور سپین کو جلاوطن مسلمانوں کا جوش انتقام۔ اور سامل اسپین پر ترکتازیاں الجزائر اور ٹیونس کا آل عثمان کے ظل حمایت میں آنا۔ دول یورپ کا حدود بربر پر حاسدانہ جہاد کرکے منہزم ہونا۔ الجزائر پر اسپین کا جہاد۔ پریویسا اور لیپنٹو کے مشہور معرکے۔ حجم قریباً ۳۰۰ صفحے۔ نہایت خوشخط جسمیں بہت سے عمدہ نقشجات بھی شامل ہیں قیمت .. .. عہ

محاربات مصر و سوڈان مصر اور سوڈان کے واقعات کے متعلق یہ سب سے پہلی کتاب ہے جسمیں سلطنت ٹرکی اور مصر کے باہمی تعلقات مصر میں انگریزی مداخلت کے اسباب۔ عربی پاشا کی بغاوت۔ مہدی کی پیدائش اور ترقی۔ مہدی کے مقابلہ میں انگریزی اور مصری فوج کی متواتر ناکامیابی۔ مہدی کا خرطوم کو فتح کرنا قتل جنرل گارڈن۔ انخلا سوڈان انگریزی افسروں اور درویشوں کی دلچسپ خط و کتابت سرکاری تحریرات کا خلاصہ۔ مصری فوج کی از سر نو تیاری کی کامیابی جنگ مدرمان و فتح سوڈان معاملات فشودا و گارڈن فاتح خرطوم عہد مصر اور انگلستان بابت موجودہ حکومت سوڈان وغیرہ ضروری حالات درج ہیں اور مشاہیر مصر اور سوڈان اور تمام لڑائیوں اور مختلف دلچسپ منظروں کی ۴۰ تصاویر اور نقشجات شامل ہیں شمس العلماء خان بہادر منشی ذکاء اللہ صاحب۔ و شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب۔ و خواجہ الطاف حسین حالی کا ریویو جو ساتھ شامل ہیں اسکے عمدگی کا بخوبی اندازہ ہو سکیگا۔ قیمت عہ

مطبع روز بازار امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا